

THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the June 14, 2021 (312th Session) Volume VII, No.02 (Nos. 01 - 08)

<u>Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad</u>

Volume VII No.02

SP.VII (02)/2021

15

Contents

1.	Recitation from the Holy Quran	. 2
2.	Leave of Absence	
3.	Point of Public Importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding killing of four children and a tribal elder of Janikhel and inaction by the administration	4
4.	Point raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding Federal	•
	government calling on the Supreme Court to implement Article 140 of the Constitution in Sindh	
5.	Point of Public Importance raised by Senator Kauda Babar regarding posting of Provincial Services officers as Chief Secretary	
6.	Discussion on the Budget 2021-22 Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the opposition	
	• Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House2	25
7.	Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Tahir Bizinjo regarding Fishing by Chinese trawlers in Balochistan's	
	territorial waters3	37
8.	Further Discussion on the Budget 2021-22	38
	Senator Muhammad Tahir Bizinjo	38
	Senator Saadia Abbasi	10
	Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur	18
	Senator Quratulain Marri 5	

SENATE OF PAKISTAN SENATE DEBATES

Monday, the June 14, 2021

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four in the evening with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

ٱڠؙۅؙڎؙۑؚٲٮڵؖٶؚڡؚڹٙ۩ۺۜؽڟڹۣ۩ڕۧڿؚؽؠٟ ؠؚۺۄؚٳٮڵؖؿؚٳڵڕۜۧڂؠڹٵڒۜڿؽؠ

ترجمہ: اور تمہارے لیے چار پایوں میں بھی (مقام) عبرت (وغور) ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہوہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے اور کھجوراور انگور کے میدوں سے بھی (تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو) کہ ان سے شراب بناتے ہواور عمدہ رزق (کھاتے ہو)۔ جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لیے ان (چیزوں) میں (قدرت اللہ کی) نشانی ہے اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور (اونچی اونچی) چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں گھر بنا اور م قتم کے میوے کھا اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلی جا۔

اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفاہے۔ بے شک سوچنے والوں کے لیے اس میں بھی نشانی ہے۔ (سورة النحل: آیات 66 تا 69)

Leave of Absence

جناب چیئر مین: جزاک الله - السلام علیکم - . Leave applications سینیر مشاہد حسین سید صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مور خد 11 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئر مین: سنیٹر عون عباس صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مور خد 11 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئر مین: سینیر نزبت صادق صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بناپر مور خد 11 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Point of Public Importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding killing of four children and a tribal elder of Janikhel and inaction by the administration

سیٹر مشاق احمد: جناب چیئر مین! میں صرف سے عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ ہادے خیر پخونخواکے ضلع اپر دیر میں نہا گدرہ میں ایک 14 سال کا چھوٹا سا بچہ تھا، جس کا نام تھا حسن خان ولد شیرین زادہ، اس کو اسلام آباد پولیس نے تھانے کے اندر ٹارچر کرکے قتل کر دیا۔ اس کی جو تصویر آئی ہے اس میں اس کے سر میں دو گولیاں گی ہیں اور اس کے پیٹ کو پھاڑ دیا گیا ہے۔ سے بہت افسوس ناک ہے۔ میں کل پرسوں اس کے گاؤں نہا گدرہ گیا تھا۔ میں نے اس کے خاندان سے بھی فون پر تعریت کی ہے۔ سے ایک ایسا واقعہ ہے جس سے پورے خیبر پختو نخوا میں ایک سوگ کی کیفیت ہے۔ میری آپ سے یہ در خواست ہے کہ چونکہ سے اسلام آباد میں ہوا ہے۔۔۔۔

جناب چیئر مین:Standing Committee on Interiorمیں بھیج دیتے

<u>.</u>بير

سینیر مشاق احمد: جناب چیئر مین! دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جانی خیل میں چار بیچ قتل ہوئے،
انہوں نے لاشیں اسلام آباد کی طرف روانہ کیں۔ صوبائی حکومت نے ان کے ساتھ ایک معاہدہ کیا۔
اس معاہدے میں یہ لکھا گیا ہے کہ جو چار بیچ قتل ہوئے ہیں، ان کے قاتل بھی گرفتار ہوں گے۔
آئندہ کوئی قتل ہوگا تو چو ہیں گھٹے میں ایف آئی آر درج ہوگی۔ ان کے قبا کلی سردار کو قتل کیا گیا ہے۔
دوہفتے ہوئے ہیں انہوں نے لاش تابوت میں رکھی ہوئی ہے اور وہ میر ان شاہ پولیس سٹیشن کے سامنے
دم ناد سے بیٹھے ہیں۔ نہ وفاقی حکومت اور نہ صوبائی حکومت سے کوئی جانی خیل کی طرف گیا ہے۔

میری قائدایوان سے بیہ درخواست ہے کہ بیہ توانسانیت کامسکلہ ہے۔ دوہفتوں سے وہ قبائلی سر دار کی لاش تابوت میں رکھے پولیس سٹیشن کے سامنے بیٹھے ہیں۔ کوئی جاکران کو سنیں اور بیہ جو ظلم فاٹا بالخصوص جنوبی اور شالی وزیر ستان میں کیا جارہا ہے اس کو بند کیا جائے۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے مشاق صاحب۔اس کو میں دیکھا ہوں۔

سنیٹر مشاق احمہ: وہاں کی پارٹیوں نے اس issue کواٹھایا ، اس پر تاج محمہ وزیر جو جماعت اسلامی کے لیڈر ہیں اور باقی سیاسی جماعتوں کے لیڈر ڈپٹی کمشنر South وزیر ستان نے MPO کے تحت ان کو ایک ماہ کے لئے جیل بھیج دیا۔ یہ کیسا ظلم ہے، یہ ڈپٹی کمشنر ہیں یا ڈریکولا ہیں۔ یہ توفاشزم ہے، یہ تو فسطائیت ہے کہ سیاسی کارکن کو Law and Order کے مجھول الفاظ کا سہارا کے کر تمیں تمیں دنوں کے لئے جیل بھیجنا اور جوان کا Protest اس پر ان کو مجرم سمجھنا درست نہیں ہے۔ توڈ پٹی کمشنر ساؤتھ وزیر ستان کے خلاف کو مجرم سمجھنا درست نہیں ہے۔ توڈ پٹی کمشنر ساؤتھ وزیر ستان کے خلاف action لیا جائے۔ جانی خیل کے عوام جنہوں نے دھر نا دیا ہے اور دوہفتوں سے لاش کو اپنے پاس رکھا ہے۔ بوری دنیا میں پاکتان کی بدنامی ہور ہی ہے۔ اس کا حکومت کو نوٹس لینا چاہیے۔ جناب چیئر مین: ٹھیک ہے، سیکرٹری صاحب! چیف سیکرٹری، KP اور آئی جی سے اس پر رپورٹ لیں اور وہ کل تک ایوان میں لے آئیں۔ جی میاں رضار بانی صاحب۔

Point raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding Federal government calling on the Supreme Court to implement Article 140-A of the Constitution in Sindh

ا am really very grateful to سینیر میاں رضا ربانی: جناب چیئر مین! om really very grateful to مین پیز میاں رضا دبانی جناب کی بڑاانہم مسکلہ ہے۔ you.

جناب چيئرمين: جي۔

سینیٹر میاں رضار بانی: جناب چیئر مین! کل وفاقی حکومت نے یہ سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا کہ صوبہ سندھ کے Local Government جس کا تعلق Artcile-140(a) ہے ،اس کو وہ نافذ کروائیں لیکن وفاقی حکومت جب یہ demand کررہی تھی تو وہ اس بات کو بھول رہی تھی لمدین جگہوں پر جہال ان کی اپنی حکومت ہے، صوبہ پنجاب میں، صوبہ کہ میں اس کی ورٹ کا کہ میں خومت نے dismiss کیا۔ صوبہ پنجاب میں سپریم کورٹ کا آر ڈر ہوئے ار ڈر ہو کہ ان کو restore کیا جائے۔ پنجاب حکومت اس آر ڈر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آر ڈر ہے کہ ان کو Contempt کی حامل ہورہی ہے۔ وہ ان کو pending ہوں کو وہ کو مت اس میں کر ہے اور وہ کے سابھ کو میں ہورہی ہے۔

جناب چیئر مین Federal Capital Area میں فروری میں term پوری ہونے جناب چیئر مین term پوری ہونے پر حکومت نے tocal government کیا۔ قانون کے تحت چی ماہ کے اندرالیکش کروانے تھے۔ آج پانچ ماہ ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک delimitations نہیں کروائی گئیں للذا یہاں پر بھی الیکش وقت پر نہیں ہوں گے۔ مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آر ہی کہ جہاں حکومت خود تین

جگہوں پر جان بوجھ کر local governments dismiss کر چکی ہے وہ کیسے یہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ سپریم کورٹ اس بات کا نوٹس لے۔

دوسری بات جو میں آخر میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ مسلہ پارلیمان اور Executive کا ہے، اس کو پارلیمان اور Executive کے اندرہی حل ہونا چاہیے۔ بنسبت اس کے کہ یہ کہا جائے کہ کوئی اور ادارہ اس میں مداخلت کرے۔ شکریہ۔

جناب چيئرمين: جي كهده بابر صاحب

Point of Publoic Importance raised by Senator Kauda Babar regarding posting of Provincial Services officers as Chief Secretary

سینیر کردہ بابر: جناب! مائیک دینے کا بہت شکرید۔ میں important issue پر آنے اللہ اللہ میرے جتنے بھی اللہ Floor of the House پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ میرے جتنے بھی colleagues بیں جنہوں نے مجھے کل پر سوں لیمنی پچھلے دن جو ہمارا اجلاس تھا اس میں گوادر یو نیورسٹی کے لئے جس طرح support کی اس کے لئے میں تہہ دل سے اپنی طرف سے اور گوادر کے عوام کی طرف سے پورے ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، پچھلی الپوزیشن کا بھی۔

جناب چیئر مین: اب گوادر یو نیورسٹی ان شاء اللہ بنے گی۔ سنیٹر کہدہ بابر: جناب! اس کے لئے آپ بھی کو شش کریں۔ جناب چیئر مین: ان شاء اللہ۔

سینیر کہدہ بابر: جناب! ایک اوراہم مسکلہ جس کو میں raise کرنا چاہ رہا ہوں۔ میں نے پہلے Establishment Division سے سوال پوچھا تھا کہ سارے صوبوں میں جو چیف سیکرٹریز لگاتے ہیں ان کو کس base پر لگاتے ہیں اور کس criteria پرلگاتے ہیں کیونکہ ہمارے جتنے بھی افسر ہوتے ہیں وہ ہر صوبے کے اپنے افسر ہوتے ہیں لیکن ان کو نہیں لگایا جاتا۔

جناب چیئر مین: یہ federal government کی پوزیش ہے۔

سینیڑ کہدہ بابر: جناب! مجھے جواب جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ صرف PAS officers ہی سینیڑ کہدہ بابر: جناب! مجھے جواب جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ صرف Pakistan Administrative Services کگیں گے جو Pakistan Administrative کے ہوتے ہیں۔ کیا باقی ہمارے افسران اس قابل نہیں ہیں؟ کیا صوبوں کے اپنے لوگ جو افسران وہاں ہیں، جو Provincial

services میں ہیں کیا ان کا حق نہیں بنتا اپنے serve کو serve کرنے کا؟ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ administrative matter ہے، ہمارے صوبے اگر مضبوط نہیں ہوتے، refer کو Committee کو refer کر دیں۔ ہنا ہے چیئر مین: اسے کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔

Senator Kauda Babar: Thank you so much.

Mr. Chairman: Order No.2, today we will start consideration of the following motion moved by Mr. Shaukat Fayaz Ahmad Tarin, Minister for Finance and Revenue on 11th June, 2021 that the Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill, 2021, containing the Annual Budget Statement as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

ابھی ان شاء اللہ start سے Leader of the Opposition سے ہو پارلیمانی لیڈر صاحبان ہیں وہ کے بعد ایک اپوزیشن اور ایک Treasury Benches سے ، جو پارلیمانی لیڈر صاحبان ہیں وہ دس سے پندرہ منٹ اور باقی ممبران پانچ سے دس منٹ کے درمیان کوشش کریں کہ اپنی تقریر کرسکیں تاکہ باقی ساتھیوں کو بھی ہم زیادہ سے زیادہ موقع دیں۔ ان شاء اللہ یہ دس بارہ دن کام چلے گا۔ پارلیمانی لیڈر اپنی پارٹیوں کی لسٹ دے دیں تواسی حساب سے ہم ان کو وقت دیتے رہیں گے۔ Leader of the Opposition please. جی

سنیٹر مشاق احمہ: ایک دن اگر extend کرلیں۔ لوگ جو تجاویز جمع کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ جناب چیئر مین: وہ کرلیں جی، ایک دن extend کردیں جی۔ سارے تجاویز دے دیں۔ جی Leader of the Opposition please۔

Discussion on the Budget 2021-22

Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition

سینیر سید یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): بهم الله الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! بہت عرصے سے، am a good listener امگرآج مجھے بولنا پڑرہا ہے۔ اس کئے میں سب سے گزارش کروں گاکہ تھوڑاساغورسے سنیں۔

جناب چيئر مين: تاكه وه آپ كو بھى آج سنيں۔

سنیٹر سید یوسف رضا گیاانی: جناب چیئر مین! میں آج فخر سے یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ My government was the only government جنہوں نے democratically پانچ سال کی جمہوری میعاد پہلی مر تبہ پاکستان کی تاریخ میں مکل کی۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ جب میاں صاحب آئے تو power transfer کو government کو power transfer کو ہی میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا۔

اس وقت چاروں صوبوں، جیسے آج کہدہ بابر صاحب بھی ذکر کررہے تھے، ان کی اپنے فیصلوں پر گرفت ہونی چاہیے کہ وہ اپنے فیصلے خود کر سکیں۔ اس کے لئے میں گوادر گیااور وہاں چاروں فیصلوں پر گرفت ہونی چاہیے کہ وہ اپنے فیصلے خود کر سکیں۔ اس کے لئے میں گوادر گیااور وہاں چاروں موثوکت میں ہم نے Ministers for Finance Cabinet meeting کی میں ہم نے قوادر میں ہم نے گوادر میں ہم نے گوادر میں میں ایک شفٹ میں ہم نے گوادر میں کہ پھر اس کے بعد ہم نے گوادر میں NFC Award declare کی میں میں ایک مشکل آسکی ہوگاتو ہوں کو نوٹ کریں کہ اگر میں میں ایک مشکل آسکی ہے اور رخجشیں آسکی ہیں۔

ہم نے کوشش کی کہ چھوٹے صوبوں کو حقوق ملیں اور یہ چونکہ House of the ہم نے کوشش کی کہ چھوٹے صوبوں کو حقوق ملیں اور یہ چونکہ Federation ہے تواس لئے میں اس فورم سے یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہم نے آغاز ملوچتان کا آغاز کیا۔ اس کا مقصدیہ نہیں تھا کہ ہم نے تمام rights ان کو دے دیئے مگر ہم نے آغاز کیا اور اس وقت اس کمیٹی کے سربراہ رضار بانی صاحب تھے۔ اس میں ہم نے ان کو حقوق دے دیے اور ان کے وسائل کا بھی ان کو حق دیا۔ ان کو این ایف سی ایوارڈ کے مطابق ہم نے royalties پر بھی

حصہ دیا حالانکہ رقبے کے حساب سے صوبہ بلوچتان سب سے بڑا ہے مگراس کی آبادی کم ہے، اس لیے اس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم نے این ایف سی کا ایوار ڈکیا۔ اس وقت لوگ ہمیں کہتے تھے کہ صوبے میں تعلیم نہیں ہے، بسماندگی ہے، لوگوں کو گرفت نہیں ہے، ان کو governance کا style نہیں آتا۔ کل ان کو جتناپیسامل جائے گا، وہ لٹادیں گے، یہ آپ کیا کررہے ہیں۔ میں نے ان سے ایک سوال کیا کہ اگر آپ مرجائیں توآپ کا وارث کون ہوگا؟ وہ کہتا ہے کہ میر ابیٹا ہوگا۔ میں نے کہا کہ اگر تہارابیٹا نالا کق ہوتو کیااس کو property نہیں ملنی چاہے، کیاوہ آپ میرے بیٹے کو دیں گے؟ وہ کہتا ہے کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ صوبہ بلوچتان کا اپناحق ہے، اپنے حق کو استعال کرنے کا حق بھی ان ہی کا ہے۔ للذاوہ حق ان کو طے گا۔

ہم نے 'آ غاز حقوق بلوچستان 'کیا۔ بلوچوں کے ساتھ ہمارا link تھا، کچھ غلط فہمیاں تھیں، تخفظات تھے، ہم نے کوشش کی کہ ان کو دور کریں۔ صدر پاکستان نے بلوچ قوم سے معافی بھی مانگی۔

جناب چیئر مین! اسی طریقے سے آپ نے دیکھا کہ بچپن سے لے کرہم یہی پڑھتے آئے سے کہ NWFP Province یہ کیا بنتا ہے، ہم نے اپنے دور میں ان کو شاخت دی اور خیبر پختو نخواکا نام ان کو ملا۔ پہلی مرتبہ ان کو شاخت دی گئی۔26 سمبر 2008 کو جزل اسمبلی میں پہلی مرتبہ صدر پاکتان آصف علی زرداری نے اپنے منہ سے خیبر پختو نخواکا نام لیا۔ چھوٹے صوبوں کے حقوق کو شخط دینا ہماری ذمہ داری بنتی تھی۔

اسی طریقے سے گلگت بلتتان کی empowerment کے لیے ان کے منتخب نمائندوں کے ذریعے ان کو حکومت دی، ان کا اپنا گورنر، وزیراعلیٰ ،ان کی اپنی کابینہ، ان کے اپنے جج ،ان کا اپنا گلسب، تمام structure ان کا اپنا تھا۔ ان کو وہ حق ملا۔ انہوں نے بہت اچھے انداز میں اپنا نظام چلایا۔ یہ ان کا حق بنتا تھا، ان کو حق ملنا چاہیے تھا۔

آپ کو یاد ہوگاکہ اسی طریقے سے ہم نے جنوبی پنجاب کا نام لیاتھا۔ آج تک لوگ یہ کہتے ہیں کہ جناب! آپ جنوبی پنجاب کے معاملے پر مخلص نہیں تھے۔ میں نے ایک stadium میں جلسہ عام کیا، وہاں میں نے یہ نام لیاکہ پاکستان کی تاریخ میں کسی صدر نے یا کسی وزیراعظم نے اپنے منہ سے کبھی اس صوبے کا نام نہیں لیاتھا۔ جس صوبے میں نیاصوبہ بنناہو تاہے تو پہلے وہاں سے قرار داد کا

منظور ہونا ضرور ی ہے۔ میں نے پنجاب اسمبلی سے قرار داد منظور کروائی، قومی اسمبلی سے منظور کروائی، پھر سینیٹ میں لے کر آئے، یہاں کمیشن بنایا Senator Farhatullah Babar Sahib. انہوں نے اس کمیشن میں تمام stakeholders کو بلایا، سیاستدان، ادیب، صحافی، financial wizards کو بلایا، لینی تمام متعلقہ لوگوں کو بلایا اور ان کو کہا کہ آپ ہمیں تجاویز دیں۔ انہوں نے تجاویز دیں۔ پھر اس کے بعد یہ معالمہ کمیٹی میں گیا۔

جیسا کہ انجی ہم آپ سے بھی یہی گزارش کرتے رہتے ہیں کہ اگر کوئی بھی بل آئے تو پہلے اس کو کمیٹی میں لے جائیں تاکہ وہاں اس پر threadbare deliberations ہوں، پھر ایوان میں لے آئیں۔ اس ایوان میں جنوبی پنجاب سے صرف ایک رکن تھیں، وہ سینیڑ خالدہ محسن قریثی صاحبہ تھیں۔ میں تمام جماعتوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے 2-3rd majority سے جنوبی پنجاب کا بل منظور کردیا۔

اب میں آپ ہے یہ پوچھناچاہتا ہوں کہ آپ نے اگر 2-3rd majority بن کور pass کیا ہے تو یہی تو requirement تھی کہ اگر آپ pass کے منظور pass کے بل منظور کے بیں تو میرے پاس قومی اسمبلی میں 2-3rd majority ہوتی ہیں تو میرے پاس قومی اسمبلی میں 2-3rd majority ہوتی تو جنوبی پنجاب کا صوبہ بن چکا ہوتا۔ یہ وہاں کے لوگوں کا حق میرے پاس demand ہے۔

میں حکومت کو appreciate کرتاہوں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب محاذ کو کہا کہ ہم تین ماہ میں آپ کا صوبہ جنوبی پنجاب بنادیں گے مگر اب تین سال ہو گئے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ آپ اپناکیا ہوا وعدہ ممکل کریں۔ وہاں آپ نے Secretariat تو بنادیا کیا تو وال نہ کوئی سیکرٹری جاتا ہے اور نہ وہاں کوئی بیٹھتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ پچھ افسر بہاولپور میں بیٹھیں گے اور پچھ افسر مہتان میں بیٹھیں گے۔ یہ ایک Secretariat ہے۔ ہم نے کبھی Secretariat مطالبہ نہیں افسر ملتان میں بیٹھیں گے۔ یہ ایک املابہ نہیں کیا، ہم نے صوبے کا مطالبہ کیا تھا۔ ہم نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہاں اپناوزیر اعلیٰ ہو، اپنا گور نر ہو، سینیٹ کے ارکان کا proportionately حصہ ہو، جس طرح باقی صوبوں کا ہے۔ وہاں کا گور نر ، کا بینہ، محتسب اور ہائی کورٹ کے بچے ، سب ہوں۔

یہ گوروں کا دور نہیں ہے۔ اس وقت وہ limited democracy جناب! ہم آپ کو تھوڑی سی جمہوریت دے دیتے ہیں۔ 1970 سے قبل، جب ذوالفقار علی بھٹو صاحب آئے، اس سے پہلے تو صرف ایک مراعات یافتہ طبقہ ووٹ دے سکتاتھا، one man صاحب آئے، اس سے پہلے تو صرف ایک مراعات یافتہ طبقہ ووٹ دے سکتاتھا، one wote تصور دیااور one man مان تصور دیاور ان کو شناخت دی۔ ہماراکام یہی ہے کہ ہم deprived لوگوں کو شناخت دیں۔

جناب چیئر مین! آپ کو یاد ہوگا کہ یہاں سرکاری ملاز مین کا دھر ناہواتھا۔ یہ ملاز مین، جو آپ کے سامنے بھی بیٹے ہیں۔ اس وقت جب زیادہ احتجاج ہواتو اس وقت کے وزیر داخلہ نے بھی کہا کہ مارے teargas bullets بڑے عرصے سے خالی پڑے تھے، ہم نے ان use کو guns نہیں کیا تھا، ہم نے سوچا کہ ان کو testing کر لیتے ہیں۔ انہوں نے testing کی۔ جب وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے تو پھر وزیر دفاع اور وزیر داخلہ ان کے پاس گئے، ان کی تنخواہوں کے بارے میں مطالبات کو مان گئے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ مطالبات جو آپ نے خود مانے ہیں، ان کی تنخواہوں میں مہنگائی کے حساب سے اضافہ ہونا چاہے۔

جناب چیئر مین! آپ کو بھی یاد ہوگا کہ تیرہ سال قبل نکالے گئے سرکاری ملاز مین، ہزاروں کی تعداد میں جن کاحق بنتا تھا، جو غریب لوگ سے اور اپناسب کچھ کھو چکے سے، کوئی ریڑھی چلار ہاتھا، کوئی بس چلار ہاتھا، کوئی بس چلار ہاتھا، کوئی ٹریکٹر چلار ہاتھا، ہیں گریڈ کے افسر ان لندن میں نو کریاں کر رہے سے، ہم نے ان کو تیرہ سال بعد مزاروں کی تعداد میں لوگوں کو روزگار فراہم کیا With all back ان کو تیرہ سال بعد مزاروں کی تعداد میں لوگوں کو روزگار فراہم کیا تھا کہ میں ہم نے غلط کام کیاتھا، غلط کام ہم غریبوں کے لیے تو ہر وقت کرتے رہیں گے۔ میں جب جج صاحب کے سامنے پیش ہوا، میں سپیکر قومی اسمبلی تھاتو میرے اوپر ایک ہی الزام تھا کہ میں نے نو کریاں دی ہیں۔ میں نے بچ صاحب اگر نو کری دینا جرم ہے تو یہ جرم میں بار بار کرتا رہوں گا۔ غریبوں کو نو کریاں دی ہیں، میں نے کوئی ہندوستان کے لوگوں کو دی شیں۔

جناب والا! آپ کے لیے ایک informationہے کیونکہ آپ بھی اسی کرسی پر بیٹھے ہیں، جب قومی اسمبلی میں آگ گئی تھی تو میں قومی اسمبلی کا اجلاس نہیں بلایا کرتا تھا۔ اس وقت آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ جب آپ کے اوپر audit paras ہوں تو اس وقت آپ کے اوپر کیس نہیں بن

audit paras, for the Chairman Senate and for سکتا مگر میر ہے اوپر the Speaker of the National Assembly, similar paras, one was sent to PAC and I was sent to the NAB. Why two laws in one country? Why discrimination? There should be one country? Why discrimination? There should be علم محصل الله علم ا

, ان کا regular prisoners ہیں، ان کا Another discrimination. دس سال پانچ سال میں ممکل ہو جاتا ہے۔ میری پانچ سال کی جو سزا تھی، میری قید ہامشقت تھی، دوسراایک car snatcher تھا، قاتل تھا، جعلی کیپٹن بناہوا تھا،اس کو دس سال قید ہوئی مجھے یا نچ سال قید ملی، ہم دونوں ایک ہی دن میں رہا ہوئے۔ اب یہ بتائیں کہ why discrimination? There are two laws, NAB laws are اس میں کیا ہوتا ہے، آپ یہ different and ordinary laws are different. کہتے ہیں کہ آپ نے خون کاعطیہ دیا ، ایک مہینے کی remission آپ نے قرآن پڑھانو مہینے کی remission. کی ایک سال کی division improve ہے نے remission. کوئی extra qualification ماصل کرلی ایک سال کی remission. میں نے سال سب کچھ کیاایک دن کی بھی remission نہیں ملی۔ کیوں؟ Why there are two laws ?in one country کے لیے بھی آپ کو سوچناپڑے گا۔ مناب چيئر مين! ميں اب آپ کے subject پر آتا ہوں۔ ایک اتنا elected representatives of the people in both the Houses. In the lower House and in the Upper House, elected peoples مائیس کروڑ عوام کی ترجمانی آپ کررہے ہیں۔ آپ ادھر آ کران کی امنگوں کی ترجمانی کر رے ہیں۔ Why noble cause should not be dealt in the noble ? way اب ہوتا کیا ہے کہ یہاں پر بل آتا ہے اور ہمیں پتانہیں ہوتا اور وہ bulldoze کر دیا جاتا

ہے۔ یہ ایک اچھاکام ہے جو آپ کر رہے ہیں we appreciate مگر اس کو اگر دو دن پہلے دکھا دیں، سب پڑھ لیں، پھر deliberations ہوں، deliberations بعد you put it بعد to the House جس کے ووٹ زیادہ ہوں گے وہ جیت جائے گا۔ بل پاس ہو جائے گا، آپ کو تو فکر ہی نہیں ہونی چاہیے، آپ کی تو majority ہے، یہ فکر تو اپوزیشن کو ہوتی ہے۔

بھٹو صاحب نے جب آئین یا کتان بنا ، اس وقت unicameral system تھا . ایک ماؤس تھا، یعنی قومی اسمبلی تھی، سینیٹ نہیں تھی۔ اس وقت کیا ہوا؟ 128 ممبران تھے جو بہت سارے لو گوں کو نہیں یا، چونکہ ماتی مشرقی پاکتان میں تھے، انہوں نے آئین پاکتان بناما، with 128 votes اور جب منتاق جہوریت ہوئی ، میاں محمد نواز شریف صاحب اور محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ نے منثاق جمہوریت Charter of Democracyیر دستخط کئے۔ ان دستخطوں کے مطابق آئین کو اصل صورت میں بحال کرنا تھا، I pay tribute to Asif Ali Zardari Sahib, the then President یہاں کسی چیڑائی کو بھی کہیں تو وہ اینے اختبارات کسی کو نہیں دیتا۔ مگر صدر پاکتان نے اختیارات پارلیمنٹ کو دے دیئے، انہوں نے اینے اختیارات آپ کو دے دیئے۔ وہ اختیارت جو دیئے you will be surprised. I will address the Leader of the House as well. You will be surprised کہ جو آئین 128 ووٹوں سے منظور ہوا، اس میں بہت ساری amendmentsپوچکی تھیں، it was neither the Presidential form of Government, nor the parliamentary form of Government because we inherited the system of the ب Westminster, parliamentary form of Government, amendments ہوتی رہیں ، ہوتی رہیں تونہ وہ یارلیمنٹری رہا، نہ صدارتی رہاوہ چوں چوں کامر بہ ہو گیا۔ ہم نے اس کواصل صورت میں بحال کرنا تھا۔ جناب چیئر مین! سینیٹ اور قومی اسمبلی، 446 votes اور میں نے وہ amendments کروائیں اور آپ جیران ہوں گے کہ this is يه آدي سوچ سکتا ہے، 446 Members, none opposed. consensus.

آپ ایک electroral reforms Bill pass کروانا چاہتے ہیں، ہم بھی چاہتے ہیں ہوناچاہیے۔ آپ چاہتے ہیں کہ electronic voting ہونی چاہیے، اس کے لیے میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ بتانا چاہتا ہوں۔ میں ای کیس میں اڈیالہ جیل میں تھا۔ آپ کے میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ بتانا چاہتا ہوں۔ میں ای کیس میں اڈیالہ جیل میں تھا۔ آپ کے میں ارب کو گئی چھوٹا سا واقعہ بتانا چاہتا ہوں۔ میں آتے تھے، ورسرے لوگ بھی آتے تھے۔ میں ان کو کہتا تھا کہ دیکھیں مصلہ میں ہوتے تھے، مجھے ملاتاتے تھے۔ میں ان کو کہتا تھا کہ دیکھیں مصلہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میری میں جہال وقت نہیں ہے۔ میری میں جہال ہوتے تہیں وہاں پر لکھتار ہا۔ اس زمانے میں جزل مشرف کا موقت ہوگا۔ اس تھا دہار میں بڑھا وہ کہ اورٹ لینے کے لیے آئے گا، یا مجھے وہ جب ریفر نڈم ہوا تو میں انظار میں بیٹھا رہا کہ میرے پاس کوئی ووٹ لینے کے لیے آئے گا، یا مجھے وہ بیٹھی ان کو پڑ گیا۔ اب بتائیں بیٹر بھیجیں گے۔ دوسرے دن میں نے اخبار میں بڑھا کہ اڈیالہ جیل میں جو پائچ چھ مزار قید ی کے اگر یہاں سے حالات ہیں تو کو پڑ گئے۔ بشمول میرے، میر اورٹ بھی ان کو پڑ گیا۔ اب بتائیں ووٹوں سے جیت رہا ہے اور سولہ مزار پیرس میں اس کے خلاف پڑ گئے ہیں تو کیا میں جیت سکتا ہوں۔ آپ ٹرانسپر نی کی کیاگار نئی دے سکتا ہیں۔ اس لیے میں آپ سے گزار ش کر رہا تھا ایکھے کام انجھے انداز آپ میں ہونے چاہییں۔

جناب والا! اسی طریقے ہے میں کشمیر کے لیے بات کروں گا۔ کشمیر کے سلسے میں، آپ SAARC Countries, بوں گئ ہوں گئ ہوں گ مندا کرات Indian میں جب ہمارے مذا کرات Commonwealth countries and IPU ہوتے تھے تو ہم Prime Minister ہوتے تھے تو ہم jointly press conference کرتے تھے اور Prime Minister سے ہوتے تھے تو ہم joint press conference کروں گا، وہ کہتا تھا کہ پہلے میں بات we both are agreed on one point کروں گا، وہ کہتا تھا کہ کریں، میں کہتا تھا کہ کہتا تھا کہ پہلے میں بات dialogue on all core issues like Kashmir, like Sir Creek and ہم اس پر مذا کرات کرنے کے لیے رضامند ہیں اور ہم like Siachen نہیں بنان hostage ہم اس پر مذا کرات کرنے کے لیے رضامند ہیں اور ہم dialogue کے مسائل ہیں، ہم ان کو اپنی لڑائی میں ڈال دیں، ہم مل کے dialogue کرکے کے مسائل ہیں، ہم ان کو اپنی لڑائی میں ڈال دیں، ہم مل کے dialogue کرکے

ان resolve کو ناچاہتے ہیں۔ کسی کو جرات نہیں ہوئی کہ کشمیر کی طرف میلی آ کھ کر اللہ موجودہ بھی۔ موجودہ میں بڑی عزت سے کہہ رہا ہوں povernment کے دیکے سے موجودہ بھی۔ موجودہ میں بڑی عزت سے کہہ رہا ہوں nothing against anybody where are the United وہ کہتے سے کہ اگر یہ مودی جیت جائے گا تو یہ مسئلہ حل ہوجائے گا، وہ مسئلہ تو حل نہیں ہوا اور وہ مسئلہ خراب ہوگیا۔ Nations Resolutions? Security Council ہوجائے گا، وہ مسئلہ تو حل نہیں ہوا اور وہ مسئلہ خراب ہوگیا۔ Nations Resolutions کی قرار دادیں کہاں گئیں؟ وہ جو جو مطالم ہورہے ہیں اور روزوں میں بھی ہوئے، ان کے ساتھ جو حشر ہورہا ہے، وہاں پر 7 لاکھ فوج deployed ہے، ان کے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ میں پوچھنا کہ جو بہت ہوں ؟ کہ اس کے لیے ہمیں ہوں کہ وہ آج کہ اس کے لیے ہمیں میں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں support ملنی چاہیے کہ کشمیری نہت کام کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں future میں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں future ہوئی کہ ساتھ future ہوئی۔ وہ اس پر اس کے لیے ہمیں future ہوئی کہ سے۔

جناب والا! مجھے یاد ہے United States Super Power ہے، ہمیں احساس ہونا جا ہے۔ کہ ان کی اہمیت ہے اور ہم بھی ان کے ساتھ تعلقات بہت اجھے رکھنا چاہتے ہیں مگر ہم یہ کی است region میں imbalance نہیں ہونا چاہیے۔ جب regional imbalance ہوگی، انڈیا کی بالاد تی ہوگی تو یہاں balance کو ملحوظ خاطر ضرور رکھیں۔ اس لیے ان کو چاہیے کہ یہاں balance of power کو ملحوظ خاطر ضرور رکھیں۔ When I was the speaker of National Assembly, محترمہ صاحبہ نے مجھے بھیجا کہ وہاں Pressler Amendment ہورہی ہے اور آپ نے Brown Amendment ہورہی ہے اور آپ نے House of representatives کو پاس کروانا ہے، میں نے کہا اس میں میرا کیا عام ہوگا؟ انہوں نے کہا آپ جا کیں آپ House of representatives کو پاس کروانا ہے، میں اور maximum کو ملیں اور members کو قبیل عباس جیلانی تھے، میں کوئی چاپس بچاس جیلانی تھے، میں کوئی چاپس بچاپس جیلانی تھے، میں کوئی چاپس بیانی تھوں کو جاپس بیاس جیلانی تھے، میں کوئی چاپس بیاس جیلانی تھے کی سفیر کوئی جاپس بیاس جیلانی خوبس بیان کوئی جاپس بیان کے کھیل عباس جیلانی عباس جیلانی خوبس بیان کیس بیان کی کھیل عباس جیلانی عباس جیلانی جاپس جیلانی جاپس جیلانی جیلانی جاپس بیان کیل عباس جیلانی جاپس جیلانی جاپس جیلانی جاپس جیلانی جیلانی جاپس جیلانی جیلانی جیلانی جاپس جیلانی جیلانی جیل عباس جیلانی جیلانی جیل عباس جیلانی جیلانی جیلانی جیلانی جیلانی جیل جیلانی جیل جیلانی جیل

انہوں نے پھر ہمارے لیے EATA کے جو economic assistance کھی تھی۔ FATA کے لیے خصوصاً میں economic assistance کے الیے خصوصاً انہوں نے funds ویے اور وہ FATA کے لیے آتے تھے ہوسکتا ہے کہ ہم سے کوئی وتابی ہو کہ ان کے funds ہمیں اور لگا لیتے ہوں اور ان کے funds ان کو پورے نہ دیتے ہوں، with all Parties کے جاتا تھا cright کے مگر یہ ان کا Tright تھا۔ جب میں with all Parties اور White House میں جب میں FATA کے اس جب میں White House وہ کہتا تھا کہ جہتا تھا کہ وہ ہمیں ان کو کہتا تھا یہ پڑھے لکھے لوگ بیں، اور کی ہیں، کام کرنے والے لوگ بیں، ان کو کہتا تھا یہ پڑھے لکھے لوگ بیں، والے اوگ بیں، والے لوگ بیں، اور بہت اچھے لوگ بیں، کام کرنے والے لوگ بیں اور بہت اچھے لکھے لوگ بیں، آپ ان سے ڈریں نہیں ان کی پیماندگی کو دور کریں۔

headed by Senator کے لیے ایک کمیٹی بنائی FATA کے ایک FATA کے ایک محمیل بنائی Farhatullah Babar

چاہتے تھے کہ FATA ہو، empowerment میں ان کا عمل دخل ہو اور رموز مملکت helm of affairs ہو، empowerment میں ان کا عمل دخل ہو اور رموز مملکت جلانے میں ان کا نام ہو، وہ ایک اچھا ان ادا کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود کہ وہ ضم ہو گئے، ابھی we want more rights for the یک ان کے rights استے نہیں ہیں۔ اس لیے thorough یک ان کے فضر ورت پڑی ہے کا ان کے beople of FATA پاکتانی ہیں اور جب کبھی بھی ملک کو ضر ورت پڑی ہے وہ ہم سے بھی بڑھ بڑھ کرآ گے آئے ہیں اور انہوں نے حصہ لیا ہے، انہوں نے ہمارے لیے ہمیشہ بہتر point پر کتان کے لیے ای سوچا ہے اور پاکتان کے لیے ای سوچا ہے، اس میں ضم ہو چکا ہے، انک 116 ارب کے ایم میں ضم ہو چکا ہے، 317 ارب کے ایم programme میں سے اگر 116 ارب خرج ہوں اور باقی نہ ہوں، eright میں سے اگر 116 ارب خرج ہوں اور باقی نہ ہوں، enegligence سے negligence

چین ہمار ابہت اچھادوست ہے اور ہمیشہ اس نے ہماری sovereignty کے لیے، ہماری Vice کے لیے، ہماری watch کو ہمیشہ اس نے ماری watch کیا ہے اور development کے لیے اور ہمارے versa کو ہمیشہ ہمیں چلے جائیں تو آپ صرف یہ versa ہم بھی سبجھتے ہیں کہ اگر آپ آج پاکتان کے کسی بھی گاؤں میں چلے جائیں تو آپ صرف یہ کہہ دیں کہ چین، تو وہ کہیں گے پاکتان کا دوست ہے، Turkey or China, اگر کسی village

جھے یاد ہے جب میں ترکی پہنچا، میں اس وقت تک وزیر اعظم اردگان سے نہیں ملا تھا،

that was my first meeting. میں پہلے پہنچا تو شدید بارش ہو رہی تھی اور میر ب that was my first meeting.

MS نے میرے لیے umbrella پکڑی ہوئی تھی۔میں جب کار سے اترا تو کسی اور نے اپنا MS نے میرے لیے red carpet پر میر بے ساتھ چلنا شروع کر دیا۔میں نے پیچھے مڑکراپنے MS سے پوچھا کہ Prime Minister کہاں ملیں گے۔MS کہنے لگے جس نے چھتری اٹھائی Next day the news was that بیں۔ Prime Minister ہوئی ہے بہی تو Prime Minister بیں۔ Turkey was all weather friend of Pakistan.

strategic relationship چین کی آپ کے ساتھ جو کا جو میں ذکر کررہاتھا، چین کی آپ کے ساتھ جو further deepen ہونا چاہیے لیکن کچھ تحفظات نظر آرہے ہیں۔ سی پیک کو بھی

full swing کے ساتھ چلنا چاہیے تاکہ سینیر کمدہ بابر بھی خوش ہو جائیں۔ full swing اور صدر زرداری صاحب نے کئی مرتبہ چین کا دورہ game changer for Pakistan اور صدر زرداری صاحب نے کئی مرتبہ چین کا دورہ کیا۔ کافی مرتبہ چین کے صدر اور وزیراعظم پاکتان تشریف کیا، میں نے بھی کئی مرتبہ چین کا دورہ کیا۔ کافی مرتبہ چین کے صدر اور وزیراعظم پاکتان تشریف لائے اور ہمارے ساتھ کئی معاہدے کیے۔ چین پاکتان کے trustworthy دوستوں میں سے انک ملک ہے۔

میں نے ابھی کچھ جیل کا ذکر کیاتھا۔ جب میں وزیر اعظم بنا تونیب کا ادارہ Cabinet under کے Division تھا۔ میں نے اس دن کھا Division the Ministry of Law and Justice, Parliamentary Affairs and Human Rights. It should not be with the Chief Executive so that he should not take revenge. کیا تاس کو transfer کیا and for your information and for the information of the entire House میرے دور اقتدار میں ایک بھی سیاسی قیدی نہیں تھا۔اب اس کا کیا نقصان ہو رہا ہے۔اس کا یہ نقصان ہورہا ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ ملک میں stability کے۔ you I have to convey to the Government, political الكر ملك ميں سياسی استحکام نہيں ہوگا، stability leads to economic stability. میں guarantee دیتا ہوں کہ معاثی استحکام نہیں آئے گا۔ آپ ہندوستان میں دیکھیں cases بھی ہوتے ہیں، لوگ پارلیمنٹ میں بھی بیٹھے ہیں مگر victimization نہیں ہوتی کیونکہ احتساب اورانقام میں بہت معمولی فرق ہے۔احتساب اور انقام میں اتنا معمولی فرق ہے کہ آپ کی calculation میں بھی mistake ہو سکتی ہے۔ careful and victimization نہیں ہونی چاہیے۔ہارے Leader of the بھی جیل میں رہے۔ Opposition, Mian Shahbaz Sahib Opposition, Punjab, Hamza Shahbaz Sharif بجي جيل مين رے۔ Former Leader of the Opposition, Khurshid Shah Sahib بھی جیل میں ہیں اور کل ان کے بیٹے کو بھی گر فتار کرلیا گیا ہے۔ آپ کیا message دیں

گے۔ کیااس ملک میں امن نہیں ہے؟آپ کو یہ message دینا چاہیے کہ ملک میں stability

اب میں تھوڑی سی بات آپ کی بھی کرنا چاہوں گا کہ Senate کی Senate ہو رہی ہے اور Senate کی recommendations, میں debate ہو رہی ہے اور recommendations, all the four provinces جب سینیٹ میں recommendations, اور پھر یہ وفاق کا حصہ ہے، recommendations اور پھر یہ وفاق کا حصہ ہونا چاہیے۔آپ کی آ واز سنی have equal representation اوان کی رائے کا احترام ہونا چاہیے۔آپ کی آ واز سنی جانی چاہیے۔یہ اس لیے نہیں کہ سینیڑ ز صرف بول کر چلے جائیں وہ تو ٹی وی اور دیگر ذرائع سے بھی بات کر لیتے ہیں مگر اس ہاؤس میں آ کر بات کر نااور ان کی recommendations کو مان لینا کے ونکہ یہ بھی اپنے صوبوں کو represent کرتے ہیں۔اتفاق سے جھے سینیڑ MPAs نے نہیں But I belong to this House, that's why I am نے نایا ہے۔ MNAs کہ ان کی recommendations کہ ان کی recommendations کہ ان کی weightage

اب میں ہاری leader کے لیے بات کروں گا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے دور میں ہاری leader محترمہ بینظر بھٹو بھی ایک خاتون تھیں۔ وہ جب وزیراعظم بنیں تو پاکتان کی بہلی خاتون وزیراعظم تھیں اور اسلامی امہ کی بھی پہلی وزیراعظم تھیں۔ اس وقت پیلیز پارٹی کی طرف بیلی خاتون وزیراعظم تھیں اور اسلامی امہ کی بھی پہلی وزیراعظم تھیں۔ اس وقت پیلیز پارٹی کی طرف سے ہم نے فہمیدہ مرزاصاحبہ کو سپیکر قومی اسمبلی بنایا۔ ایک مرتبہ بلاول کی چھوٹی ہمشیرہ آصفہ بھٹو صاحبہ کہیں delegation میں تھیں تو وہاں ان سے شوکت عزیز صاحب ملے اور کھنے لگے کہ ویکس ہم نے حنار بانی صاحبہ کو اسلامات کیا ہے۔ اس نے کہا آپ نے کیا اسلامات کیا ہے۔ اس نے کہا آپ نے کیا میں we have created a history that first female Foreign ہم نے کہا ہم نے کہا ہم نے میں Minister of Pakistan was Hina Rabbani Khar. Judges and کی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے کئی history create and so much so در دیگر بڑے عہدوں پر خواتین کو ایم دیا ہو تھی گورز بنایا۔ To ایک تون تھیں، جن کو ہم نے اس وقت گورز بنایا۔ To ایک تون تھیں، جن کو ہم نے اس وقت گورز بنایا۔ To protect the rights for women we passed many acts while we had office. The Prevention of Anti-Women Practices

Criminal Law Amendment Act, 2008, The Prevention of Domestic Violence Act 2008, The Family Courts Amendment Act, 2008, The Guardians and Wards Amendment Act. 2008, The Protection Harassment at the work-place Act, 2009, The Women in Distress and Detention Fund Amendment Act, 2010, The National Commission for Women Act, 2011, Criminal Law office المورد Amendment Act, 2010 and Women Caucus و كد آپ كے کے قریب ہی ہے اس کو شروع کرواہا۔ اس طریقے سے minorities, they are my constituents اس کے لیے سرکاری سطح پر گیارہ اگست Minorities Day قرار دیا گیا۔ تمام سرکاری ملاز متوں میں اقلیتوں کے لیے %5 کوٹا مختص کیا گیا۔ سینیٹ میں جاروں صوبوں سے حار اقلیتی نشتیں مخض کی گئیں۔ But for the information of this House جب پیر مختص نہیں بھی تھیں تو محترمہ بینظیر بھٹو شہید minorities کو سینیٹ میں مسلم seats سے حصہ دیتی تھیں اور وہ یہاں آ کر بیٹھتے تھے۔ قومی اسمبلی اور حاروں صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کی نشتوں کو مخص کیا گیا۔مذہبی festivals کوسرکاری سطح پر منائے جانے کا notification ماری کیا گیا۔ As a Prime Ministerمیں عیسائیوں کے churchesمیں جا کر Christmas attend کرتا تھا۔ عیسائی برادری کی دیرینہ خواہش پر 'عیسائی' لفظ کے بحائے 'مسے' کا لفظ پڑھے جانے کا notification جاری ہوا۔ ہم نے minoritiesکے سے صاحب Inter-Faith Harmony کے شہراز بھٹی صاحب اس کے وزیر سے ۔جب ان کی assassinationہوئی تو میں نے اٹلی میں مقیم ان کے بِمَا لَى Paul Bhattiبِن کو Adviser بِعَالَى Paul Bhattiبنا، Federal Minister. ہم نے اپنے وقت میں یہ کام کئے۔

جناب! اب کھ الی چیزیں ہیں جن کے figures ہیں۔ آپ کی اجازت سے میں آپ کو وہ پڑھ کر سنانا جا ہتا ہوں۔

Mr. Chairman: Yes, please.

جناب! اب ہم circular debt پر آتے ہیں دارہ ہوتا رہاہے جو 2400 ارب روپ کی مسلسل اضافہ ہوتا رہاہے جو 2400 ارب روپ کی فضر ناک حد تک پہنچ چاہے۔ جناب! میں اس بات کے لئے آپ کی توجہ چاہوں گا۔ 1MFنے اس خطر ناک حد تک پہنچ چاہے۔ جناب! میں اس بات کے لئے آپ کی توجہ چاہوں گا۔ 1MFنے اس ختم کرنے کے لئے بجلی کے زخوں میں اضافے کا مطالبہ کیاہے جس میں گردشی ترضوں کا 10 فیصد میں میں گردشی شامل ہے۔ 1MF معاہدے پر عمل درآمد کی صورت میں بجلی کے زخ نا قابل برداشت حد تک پہنچ جائیں گے۔ وفاقی وزیر خزانہ نے Dekistan Economic بحق قرضوں کو ختم برداشت حد تک پہنچ جائیں گے۔ وفاقی وزیر خزانہ نے کہ ان گردشی قرضوں کو ختم کرنے میں 7سے 8سال لگیں گے۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ ان قرضوں کا مسلسل بڑھتا ہوا کونی میں 7سے 8سال لگیں گے۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ ان قرضوں کا میں عب یہ بات ثابت کونکہ وہ تو کی خزانہ برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ وفاقی وزیر خزانہ کی اس حکمت عملی سے یہ بات ثابت ہوتی ہوتی ہے کہ وہ ان گردشی قرضوں کا بو جھ آنے والی حکومت پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے لوڈ شیڑنگ اور غریوں پر مہنگائی کا بو جھ آنے والی حکومت پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے لوڈ شیڈنگ اور غریوں پر مہنگائی کا بو جھ اڑھ گا۔

جناب! اب ایک اور issue ہے جو اس fmanifesto کے Government حصہ جناب! اب ایک اور issue ہے جو اس frestructuring نامیں نامیں ان اللہ ان issue, Public Sector Organizations ہے۔ وزیر خزانہ نے اپنی پوری بجٹ تقریر میں خسارے میں چلنے والے حکومتی اداروں جس میں Pakistan Steel Mills, Pakistan Railways, PIA and Restructuring شامل ہیں ، ان کی نجکاری کے لئے ایک WAPDA

یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کا جو پہلے Programme 8100 days جارہ ہیں۔ میں پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کا جو پہلے 100 days کا 100 programme جارہ ہیں جس میں غیر گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو private sector کے لوگ کمیٹی بنارہ ہیں جس میں غیر گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو Privatization Board کے میر اوزیر خزانہ سے یہی سوال ہے کہ یہ کمیٹی کن اختیارات کی بنیاد پر استے بڑے اداروں کی نجکاری کرے گی کیونکہ اختیارات صرف Privatization Board کے استے بڑے اداروں کی ناصلاح کے لئے کچھ کرنا تھا تواسے تین سال انتظار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تین سال انتظار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تین سال گزرنے کے باوجود عمل نہیں کیا گیا۔ ٹیکس دہندگان کے خون لیسنے کی کمائی پچھ ایسے اداروں میں جھونگی جارہی ہے جن کی محت کو ایسے تھا۔

اس پرآپ کو پھے ہتانا IMF and power tariff کی جو بات ہورہی ہے،اب میں اس پرآپ کو پھے ہتانا عالمان السلام IMF عالم کی وجہ سے حکومت کو سن 2021-202میں بھی کی قیمتوں میں 6 مرحلوں میں 7 فیصد تک اضافہ کرنا ہوگا جس سے اسے اضافی 934 بلین روپ وصول کرنا ہیں۔934 بلین روپ ایہ صارفین پر نا قابل برداشت بوجھ ہوگا۔وزیر خزانہ نے وعدہ کیا ہے کہ بھی کے نرخوں میں IMF کے دباؤگی وجہ سے اضافہ نہیں کیاجائے گالیکن IMF پے فیصلے پر نظر خانی کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتا ہے۔میری وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ اس اہم issue پر ایکھنے کو ایک نا جائے۔

oil یاداس نے پوری دنیا کو hitکیا اور اس سے پاکتان بھی hit ہوا۔ اس وقت Recession یاداس نے پوری دنیا کو hitکیا اور اسے کھرول کرنا مر کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔ اللہ diverted my economy towards agriculture. حب م فرض diverted my economy towards agriculture کی طرف کے مطابق میں مواند معلم کو کے مطابق میں مواند کی مطابق میں اور کے مطابق کی مطابق کی مطابق کی مطابق کی مطابق کی مطابق کی میں میں مواند کی مطابق کے تو میں اور 22 بلین کی کے قریب تھیں۔ کے قریب تھیں۔ کے قریب تھیں۔ کے قریب تھیں۔

جناب! After agriculture بنائی المان المان

State Bank of میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ قائد اعظم صاحب نے بھی یہ کہاتھا۔ growth 3.3% کو Pakistan نادیا گیا ہے۔ زراعت کے شعبے میں Pakistan

کے مقابلے میں اس سال 4.4% growth ہوئی ہے۔ جناب والا! اب افراط زرجو ہوگا وہ غریب آدمی کی کر کے مقابلے میں 4.4% growth ہوئی ہے۔ جناب والا! اب افراط زرجو ہوگا وہ غریب آدمی کی کر توڑدے گا جسکی وجہ سے آٹا، چینی، خور دنی تیل، مرغی، انڈے، دالیں، ادویات اور خور ونوش کی دیگر اشیاء کی قیمتوں میں تقریباً 100 فیصد سے بھی زیادہ اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ یہ تمام اشیاء اب سفید پوش آدمی کی وسترس سے بہت باہر ہو چکی ہیں۔ COVID-19 کی وجہ سے آمدنی میں اضافے کی بوش آدمی کی دوست کی دوست بہلے کے برخوں بجائے، کمی ہوئی ہے، اس کے باوجود حکومت ۱MF کے معاہدے کی روسے بجلی کے نرخوں میں مزید اضافے سے 1000 ارب روپے کا اضافہ حاصل کرنا چاہتی ہے، جو مہنگائی اور غربت میں مزید اضافے کاسب بے گا۔

جناب چیئر مین: یہ میں نے آپ کو زراعت کا بھی، sindustries بھی، مہنگائی کا بھی، مہنگائی کا بھی اور کو exports کے اور کا 2015-2020 کے این ہے۔ مالی سالوں 2020-2015 کٹ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں سے ہماری exports 21 billion dollars بڑھ کر dollars کئے گئی سالوں سے ہماری exports میں یہ وجمع بڑھ کر dollars کئے گئی تھیں لیکن اس کے بعد exports میں کوئی خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس سال حکومت نے target 25 billion dollars و exports کہا تھا ہے جب کہ فطر کے دیگر ممالک کی exports میں متاثر کن اضافہ ہوا ہے۔ یہ ہمارے لیے لمحہ فکر یہ ہے۔ وفاقی کا بینہ نے آئندہ مالی سال exports کے لیے بجٹ خیارہ 6% رکھا ہے۔ یہ تقریباً 3154 ارب روپے اور ترقیاتی ارب روپے بنتا ہے۔ آئندہ بجٹ میں قرضوں پر سود کی ادائیگی 3105 ارب روپے اور ترقیاتی منصوبوں PSDP کے لیے وضوں پر سود کی ادائیگی ویوں علی ماضافی طبح کے ایک ویوں علی منالی ہیں۔

جناب چیئر مین آخر میں آپ سے یہ کہوں گاکہ PSDP ان کے لیے چاروں صوبوں میں آخر میں آپ سے یہ کہوں گاکہ PSDP ان کے لیے چاروں صوبوں میں میں وہ حق ان کو ملنا چاہیے۔ چھوٹے صوبوں ، میں تو پنجاب کی بات بھی کروں گاکہ اُن کو بھی تمام حقوق ملنے چاہییں مگر جو میں میں رہا ہوں کہ جو بھی PSDP کے programmes ہیں اس میں کچھ صوبوں کو نظر انداز کیا جا وہ سے دیا ہے۔ یہ ایک غیر مناسب رویہ ہے جس کی وجہ سے صوبے محرومی کا شکار ہوں گے اور یہ اوسے اور ایہ اور ایہ ایک غیر مناسب رویہ ہے جس کی وجہ سے صوبے محرومی کا شکار ہوں گے اور یہ ا

اور حکومت میں فرق نہیں تھا۔Development programmes میں سب کو دیا تھا۔
اور حکومت میں فرق نہیں تھا۔Development programmes کو دیا تھا۔
میں تمام ہاؤس کو دیتا تھا۔ اس حکومت میں صرف government members کو دیا جاتا ہے۔ اس حکومت میں طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یہ اداکین کو ممکل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یہ ہارے taxes نہیں کو موقی چاہیں ہونی چاہیں۔ یہ ہارے taxes سے حاصل کی گئی رقم ہے جو حکومت کی ہے۔ حکومت کافرض ہے کہ یہ پیسے انہی اضلاع میں خرج ہوں جہاں سے revenue حاصل ہوتا ہے۔ کسی کے علقے کو نظر انداز کو نا مناسب نہیں ہوگا۔ جناب والا! ہم نے کبھی توقع بھی نہیں کی کہ ہمیں کچھ ملے مگر باقی اداکین جو پسماندہ علاقوں سے ہیں یہ اُن کاحق بنتا ہے کہ انہیں development programmes پسماندہ علاقوں سے ہیں یہ اُن کاحق بنتا ہے کہ انہیں عبر بانی۔ یاکتان زندہ باد۔

جناب چیئر مین: ڈاکٹر شنمراد وسیم لیڈر آف دی ہاؤں۔ پلیز۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سنیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! میں کوشش کروں گاکہ آج اپنی گفتگو کو بجٹ تک ہی محدود رکھوں تاکہ اس ایوان کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو اور مزید اراکین بھی اُس سے مستفید ہو سکیں۔ جناب چیئر مین! اس سے پہلے کہ میں اپنی تقریر کا آغاز کروں میری گزارش ہوگی کہ لیڈر آف دی ایوزیش نے ایک بڑی طویل تقریر کی ، ہمیں ان کا بہت احترام میا ور ہم نے تحل کے ساتھ ، سکون کے ساتھ ، عزت کے ساتھ ، احترام کے ساتھ اُن کی گزارشات کو ساتھ ، احترام کے ساتھ اُن کی گزارشات کو سا۔ ہم اسی رویے کی ایوزیشن کے اراکین سے بھی تو قع رکھتے ہیں۔

جناب چیئر مین! سب سے پہلے مبار کباد economic team کو کہ اسے مشکل حالات میں اس قدر معاشی تابی کے باوجود اور اُن کی economic team کو کہ اسے مشکل حالات میں اس قدر معاشی تابی کے باوجود ایک عوام دوست، متوازن اور ایک ایسا بجٹ پیش کیاجو ترقی اور خوشحالی کی نوید لے کرآیا ہے۔ ایک ایسا بجٹ جس کا مرکز اور محور پاکستان کے عوام ہیں اور جس کی بنیاد ایسا بجٹ جس کا مرکز اور محور پاکستان کے عوام ہیں اور جس کی بنیاد الدادین معاشی growth ہے۔ یہ اور growth نے عوام کی growth ہے۔ یہ growth ہے۔

جناب چیئر مین! مجھے ابھی تھوڑا سا ماضی میں جا نا پڑے گا۔ معیشت جو ہے وہ ایک switch on or switch off نہیں ہے۔ اس میں بہت سے محرکات ہوتے ہیں جو کہ معیشت کی سمت کا تعین کرتے ہیں۔ قوموں کی زندگی میں بڑا اہم ہوتا ہے کہ اُس وقت کی leadership بروقت اور برمحل فیصلے کرے تاکہ ملکوں کی معیشت صحیح سمت پر چلتی رہے۔1989 میں ایک واقعہ ہوا۔ یہ ایک game changer تھا۔ Wall دیوار برلن گری، اُس کے ساتھ ہی دُنیامیں ایک بڑی تبدیلی رونما ہوئی۔ Cold War Era ختم ہوااور globalization کااکٹ نیا دور 1989 میں شروع ہوا۔ جناب چیئر مین! یہ وہ وقت تھا جب دُنیا کی leaderships اپنی اینی اصلاحات لانے پر زور دے رہی تھیں تاکہ بیہ جو UK free market economy, liberalization and deregulation معاثی order ہے، اس سے نبر دآزما ہونے کے لیے کیا اصلاحات لائی حائیں۔ USA Reagan, UK Margaret Thatcher, Eastern European countries, China, India and all countries اصلاحات لانے پر لگے ہوئے تھے۔اس وقت پاکتان میں کیا ہور ہاتھا۔ جناب! پوری دہائی 1989 سے لے کر 1999 تک بلند و بانگ وعویٰ کرنے والے ہماری حزب اختلاف کی دوبڑی پارٹیوں کی حکومتیں تھیں، وہ ملک کی بجائے اییخ اقتدار کی musical chair میں مصروف رہیں۔ان دس سال میں جار، جار حکومتیں بدلیں اور repeat اکه آٹھ مرتبہ IMF کے پروگرام میں گئے اور یہ نتیجہ تھا کہ 1999 میں ملک کو bankruptcyکے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ ہمیں reforms process شروع کرنے میں ایک د مائی گئی۔

جناب! اس کے بعد 2008 آتا ہے اور 2008 سے لے کر 2018 تک ایک اور دہائی ہے۔ آپ کو 2018 میں پیپڑ پارٹی میں میں پیپڑ پارٹی record کی بات ہے جب 2008 میں پیپڑ پارٹی کی حکومت آتی ہے۔ اس سے پیلے پاکستان % and 7% سے 6% and کررہا تھا، Pakistan کی حکومت آتی ہے۔ اس سے پیلے پاکستان % one of the fastest growing economies کے بعد ایشیا میں پاکستان کا نمبر تھا۔ اس وقت سٹیل ملز اور پی آئی اے نفع باکستان کا نمبر تھا۔ اس وقت معاشی سمت درست جارہی تھی۔ اس وقت سٹیل ملز اور پی آئی اے نفع reforms بخش ادارے تھے۔ جب آپ 2008 میں آتے ہیں تو آپ ایک مر تبہ پھر اس

process کو لیٹ دیتے ہیں۔ 2008 کے بعد 2018 تک آپ IMF کے پروگرام میں بھی process جاتے ہیں، پیپلز پارٹی کے دور میں آپ ممکل نہیں کر سکتے۔ (N) PML کے دور میں بھی IMF کے بور گرام میں جاتے ہیں، پاکستان کی تاریخ میں 2018 میں جو ملک دے کر جاتے ہیں، پاکستان کی تاریخ میں price pay الیکی مثال نہیں ملتی۔ معاشی طور پر تباہ حال ملک تھا، آپ ایک نمائشی معیشت کی price pay کرنے کی لیے چھوڑ گئے۔ billion US dollar ہاتھ میں تھا یا اور خزانہ خالی تھا اور کو ایہ لوال ملک کو چلائیں، یہ 2018 کا آغاز ہے۔

جناب! ہمیں سمجھنا ہے کہ آپ کی معیشت دنیا کی معیشت سے بڑی ہوتی ہے، آپ دنیا میں isolation میں نہیں رہتے۔ دنیا میں معاشی تبدیلیاں ہوتی ہیں، ان کااثر ہوتا ہے۔ تاریخ کا ایک اور المیہ ہے، کورونا وائرس ہے، ایک عالمی وبا ہے جس نے کسی کو سنبطنے کا موقع نہیں دیا، کیک اور المیہ ہے، کورونا کواپی لپیٹ میں لے لیا۔ بڑی بڑی معیشتیں ہل کررہ گئیں، بڑے بڑے ممالک سر کیکٹر کر بیٹھ گئے کہ اس کا کیسے مقابلے کریں، یہ وہ ممالک تھے جن کے پاس زر مبادلہ بھی تھا، ان ممالک میں معاشی استحکام بھی تھا جن ممالک کے ادارے بھی مضبوط تھے اور جن کے پاس صحت کی سہولیات میں معاشی استحکام بھی تھا جن ممالک کے ادارے بھی مضبوط تھے اور جن کے پاس صحت کی سہولیات

بھی تھیں۔ان کے مقابلے میں پاکتان کی صورت حال آپ کے سامنے ہے۔ کیافرق تھا، ایک مرتبہ پھر leadership نے مرف اپنے حوصلے، عزم، پاکتان کے عوام کا اعتاد اور محبت تھی اور مشکل فیصلے کر کے اس منجھد ہارسے قوم کو نکالا۔ انہوں نے دنیا کی نقل آ تکھیں بند کرکے نہیں کی، اپنے حالات کو دیکھتے ہوئے فیصلے کئے اور جو فیصلے کئے توان کی بعد میں دنیانے بھی تائید اور تقلید کی۔ وہ فیصلہ کیا تھا؟ وہ two pronged strategies تھیں کہ انسانی جانوں کو بھی بچانا ہے، ان دونوں پر اکھی محنت کرنی ہے اور ان دونوں پر اکھی محنت کو بھی بچانا ہے اور روزگار بھی بچانا ہے، ان دونوں پر اکھی محنت کرنی ہے اور ان دونوں پر اکھی محنت ہوئی۔

جناب! آپ نے یہاں پر کبھی صحت پر توجہ نہیں دی۔ challenge اور سارے challenge کئے۔ میں اس موقع کی مناسبت سے ایک مرتبہ challenge کئے۔ میں اس موقع کی مناسبت سے ایک مرتبہ اپنے front line کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی لبیک کہااور ہم بتدر تے کوروناکے خلاف ایک بہتر حکمت عملی کے تحت آگے بڑھے۔ انہوں نے بھی لبیک کہااور ہم بتدر تے کوروناکے خلاف ایک بہتر حکمت عملی کے تحت آگے بڑھے۔ اس وقت region میں جو صورت حال تھی، وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ downs قط اور معیشت کا ستیاناس تھا۔ یہاں پر NCOC کا قیام کیا، ایک data driven حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھنا تھا۔ proper حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھنا تھا۔

جناب! دوسری طرف آپ غریب کی بات بڑی آسانی سے کرتے ہیں توآپ غریب کے لیے کام بھی کریں، غریب کا احساس بھی کریں، غریب کی مدد کریں اور اس کو اپنا بھی سمجھیں، وہ صرف vote ڈالنے کے لیے نہیں ہے، وہ اس ملک کا جیتا جا گنا شہری ہے، وہ الوٹ انگ ہے، اس کے بغیر ملک ترقی نہیں کر سکتے۔ اس کے خلاف صرف جزیرے بغتے ہیں جو یہاں پر اشرافیہ کے بغتے رہے ہیں۔ وہ جزیرے غربت کے گہرے سمندر میں آپ چین کی بانسری بجاتے رہے۔ یہاں پر 1800 ہوئے، ارب روپے کا relief packagel ویا گیا اور اس کے روزگار کو بچایا گیا۔ جہاں پر بےروزگار ہوئے، وہاں پر ان کو روزگار پر واپس لایا گیا، ان کو support کیا گیا۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہم ایک مشکل مرحلے سے بہتر طریقے سے نکلے۔

جناب! کورونا کی تین لہریں آئیں اور ان لہروں میں آپ کے پڑوسی بھارت نے کورونا سے بھی شکست کھائی اور معیشت میں بھی شکست کھائی۔ آپ اسی floor پر جس کی مثالیں دیتے تھے۔ اور دوسری طرف پاکتان ہے جو کوروناکے خلاف بھی فتح یاب ہوااور معیشت کے محاذیر بھی فتح یاب ہوا اور معیشت کے محاذیر بھی فتح یاب ہوا، یہ اور یہ ہے فرق کہ جب یاب ہوا، یہ اور یہ ہے فرق کہ جب آب نصلے سیاسی مفاد کی بجائے ملکی مفاد کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین! دوسالوں میں چو نکه معیشت پر متوازی کام ہور ہاتھا تومعیشت کے اندر کیے گئے اقدامات کے ثمرات بھی نظر آ ناشر وع ہوئے۔ 20 million dollar کاوہ account deficit ہو جاتا ہے، account deficit deficit 800 million تک surplus ہو جاتا ہے۔ Import پہلے کیا تھیں اور وہ بھی خام مال کی نہیں بلکہ luxury items کی کیونکہ آپ کے پاس توپیسے ہیں، میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ بیسے آتے کہاں سے تھے، ایک خاص , elite مثلًا کھانا تو Danish ہونا جاہیے، جام ہے تو Swedish ہونا چاہیے، ڈبل روٹی ہے تو وہ بھی imported ہونی چاہیے، آپ یہ معیشت چلا رہے تھے۔ یہاں پر luxury items کی اور export بڑھانے کے لیے پوری توجہ دی گئی اور وہ کیسے ممکن تھا۔ آپ انڈسٹری کی طرف دیکھیں تواس کا پہیہ جام، زنگ آلود تھا۔ اس sick industry کو، اس ناامید صنعت کار کو امید دی اور اسے ایک ایبا plan and business environment د بااور ایک الیی معاشی یالیسی دی که وه زنگ آلود معیشت کا پہیہ دن رات چلنے لگا۔ وہ ملکی معیشت اور ملکی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے لگااور پاکتان کی exports میں اضافہ ہوا۔ یہ current account deficit کوئی ویسے ہی ختم نہیں ہوا، اس کے پیچیے انتقک محنت اور لگن ہے، اس کے پیچیے کاروباری طبقے اور پاکتانی عوام کا تعاون ہے۔ large scale بتاتے ہیں جو کہ یہاں پر quote بھی ہوئے کہ Figures , manufacturing 9%, no sir وه نو ماه مین %9 تھی دسویں مینے میں 12.8% large scale manufacturing ہوئی ہے، پیر بھی ایک تاریخ ساز قدم ہے۔

جناب چیئر مین! اس کا نتیجہ اور اس میں جو ایک اہم factor ہے اسے ہم نہیں بھول سکتے، وہ بہت اہم ہے اور وہ ہے بیر ون ملک پاکستانیوں کا حصہ جو انہوں نے پاکستان کی ترقی میں ڈالا ہے۔ انہوں نے عمران خان کی آ واز پر ایک مرتبہ پھر لبیک کہا۔ یہاں سے جو ڈالر ہمیشہ باہر ہی جاتے مرات میں میں رہا مگر پہلی مرتبہ record میں ہی رہا مگر پہلی مرتبہ record

remittances پاکتان میں آئیں۔ record remittances ہیں جو پاکتان میں آئیں اور آپ record remittances ہیں جو پاکتان میں آئیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہیر ون ملک پاکتانیوں کو پاکتان کی سیست کا پتا نہیں ہے۔ آپ کس دنیا میں رہتے ہیں۔ ہیر ون ملک پاکتانیوں کو پاکتان کی سیست کا پتا نہیں ہے۔ اور معیشت کا بھی پتا ہے اور ان کے دل پیر ون ملک پاکتانیکے ساتھ دھڑ کتے ہیں، انہیں پاکتان کے ساتھ دھڑ کتے ہیں، انہیں پاکتان کے کا کو اور ان کے ساتھ کھڑ اہونا ہے، انہیں یہ بھی پتا ہے کہ کن کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے باصلاحیت ہونے کے ساتھ کھڑ اہونا ہے، انہیں یہ بھی پتا ہے کہ کن کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے باصلاحیت ہونے کے باوجود اور برابر کے مواقع نہ ملنے کی وجہ سے انہیں ہیر ون ملک جانا پڑا مگر وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنی صلاحیتوں کالوہا منوایا۔ میں اس موقع پر یہ کہنا چاہوں گا کہ ہیر ون ملک پاکتانیوں کو ان شاء اللہ ووٹ کاحق مل کررہے گا، وہ صرف زر مبادلہ نہیں جیجیں گے بلکہ وہ پاکتانی سیاست کا ایک اٹوٹ انگ بنیں گے اور ان شاء اللہ فیصلہ سازی میں بھی شریک ہوں گے۔

ساتھ negotiate کرنا بھی جانتے ہیں اور ہمار IMF کے ساتھ بات کرنے کا بھی حوصلہ ہے۔ ہمارے IMF کے ساتھ negotiations بھی چلیں گے، ہم ان کے پروگرام میں بھی رہیں گے اور ہم ملکی معیشت کو آگے لے کر بھی چلیں گے۔ یہ جو 4% growth ہے یہ تو ابتدا ہے، اگلے سال کا ہدف 4.8% ہے اور اس سے اگلے سال آپ دیکھیں گے کہ ان شاء اللہ ہم % 6 to 7% ہے اور اس سے اگلے سال آپ دیکھیں گے کہ ان شاء اللہ ہم % growth کو جائیں گے۔ ہم یہ کرکے دکھارہے ہیں، یہ خالی نعرے نہیں ہیں، یہ خالات کو سمجھنا facts and figures ہیں، جس کی دنیا بھی تائید کر رہی ہے۔ آپ کو بدلتے حالات کو سمجھنا پڑے گا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آگے کا سفر کیا ہے؟

جناب چیئر مین! اس بجٹ میں جو بنیادی بات ہے جو کہ ہمارے بیشتر دوستوں کو شاید سمجھ نہیں آ رہی ہے وہ اس بجٹ کی direction ہے۔ اس بجٹ کا subject مرکز اور محور حالیس سے ساٹھ لا کھ خاندان جو نجلے اور در میانے طبقے میں fall کرتے ہیں، اس بجٹ کا مرکز وہ ہیں۔ ہمیشہ یہاں trickle down, trickle down ہوتا رہا، وہ بھی ہو گامگر اس مرتبہ پاکتان کے غریب اور متوسط طقے کو direct address کیا جا رہا ہے۔ کسے؟ سب سے بنیادی requirement حیت ہے۔ یہاں پر حیت دینے کے نعرے تو بہت گئے، مگر ایک عام آ دمی کی حیت کے بندوبست کے لیے پہلی مرتبہ concrete کام عمران خان اور PTI کے دور حکومت میں ہوا۔ بہت کم شرح سودیر بیس لا کھ روپے تک ایک عام آ دمی loan لے سکتا ہے اور اس میں حکومت بھی اینا حصہ ڈال رہی ہے۔ حکومت تین لاکھ تک subsidy دے رہی ہے، 33 ارب رویے allocate کیا جارہا ہے۔ وہی آ دمی جس کا تمام عمر خواب ہوتا ہے کہ کاش میری اپنی حصت ہو، وہ کرایے کے مکان میں زندگی گزار دیتاہے، آج وہ اسی کرایے کے ساتھ اپنی اس حیت کا مالک بننے کے قابل ہونے جارہا ہے۔ یہ کسے ممکن ہوا؟ ایک بڑا کام جس کی وجہ سے یہ ممکن ہوا، وہ banking sector میں reforms تھا۔ میں یوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر banks کی کیا تاریخ رہی ہے؟ عام آ دمی نے کبھی اینے آپ کو کسی بینک کے ساتھ حصہ دار نہیں سمجھا۔ قرضہ تو دور کی بات ہے، عام آ دمی تو بینک میں داخل ہوتے ہوئے گھیراتا تھا۔ یہاں banks کیا کرتے تھے؟ ساسی بنیادوں پر قرضے دیتے تھے اور وہ قرضے مڑب ہوتے رہے۔ بیہ بھی اس ملک کی تاریخ رہی ہے۔ یہاں ,banks as a toolستعال ہوتے رہے، fake accountsسے لے کر fake accounts

اور money laundering کے سے اب ان banks service کے سے اب ان banks کو تے رہے۔ اب ان banks کو reform کیا جارہا ہے، اسے عام آدمی کے لیے کھولا جارہا ہے، اسے عام آدمی کے لیے کھولا جارہا ہے، اسے کا شذکار کے لیے، نوجوان کے لیے تاکہ وہ بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکیں اور بہتر زندگی دوالعمل کر سکیں۔ آج ایک نوجوان کو قرضہ چاہیے تو پانچ لاکھ روپے تک قرضہ بغیر کسی collateral گزار سکیں۔ آج ایک نوجوان کو قرضہ چاہیے تو پانچ لاکھ روپے تک قرضہ بغیر کسی technical کے وہ حاصل کرنے جارہا ہے۔ اس بجٹ میں ہم گھر میں اعلان ہوا ہے۔ علی معمل مفت دیے جانے کا اعلان ہوا ہے۔

جناب چیئر مین! صحت ایک بنیادی ضرورت ہے۔ صحت کارڈ آج ہے آپ کی universal health ہے۔ یہ نجاب میں ہوچکا، پنجاب میں insurance ہے۔ یہ خیبر پختو نخوا میں ہوچکا، پنجاب میں کہ سندھ اور باتی صوبے بھی اس کے متعلق غور کریں گے۔

جناب چیئر مین! یہاں پر agriculture کے نام پر وڈیروں اور جاگیر داروں کو سہولتیں مہیا کی جاتی رہیں۔ جس نے اپنی income چھپانی ہے، وہ agricultural income میں اسے چھپا ہے۔ اس طرح agricultural sector کو ایک عام کاشتکار کے لیے نہیں کھولا گیا۔ اس حکومت نے موجودہ بجٹ میں ہم فصل پر ڈیڑھ لاکھ روپے کا قرض فصل کی بوائی کے لیے اور دولا کھ روپے مشیزی اور tractors کے لیے تبحیز کچے ہیں۔ سال میں دو مر تبہ فصل ہوتی ہے، اس طرح سال میں پانچ لاکھ بینک اسے toffer کرے گاتا کہ وہ اپنی فصل بہتر کرسے۔ یہ ہے فرق ایک غریب پر ور بجٹ کا اور ماضی کے نمائتی offer کرے گاتا کہ وہ اپنی فصل بہتر کرسے۔ یہ ہے فرق ایک غریب پر ور بجٹ کا اور ماضی کے نمائتی budgets اب نہ صرف ایک کاشتکار کے لیے بلکہ پورے زر بی شعبے کو revamp کی جارہا ہے گو کہ subject اس نہیں چھڑا سکتے کہ چو تکہ مگر ہم نے اس ملک کو آگے لے کر جانا ہے۔ ہم اس بات سے جان نہیں چھڑا سکتے کہ چو تکہ مگر ہم نے اس ملک کو آگے لے کر جانا ہے۔ ہم اس بات سے جان نہیں چھڑا سکتے کہ چو تکہ موالی تا موالے سے ایک نواز کو اسے کہ خوالے سے بھاں پر وفاق کی intervention کی ضرورت ہے، وفاق کرے گا۔ اس حوالے سے ایک کو الے سہولیات مہیا کی technical know-how کے حوالے سے سہولیات مہیا کی خوالے سے، کھاد کے حوالے سے، پولیات مہیا کی خوالے سے، کھار وہ ایک نواز وہ اپنی فصل بہتر کرے۔ پھر جب وہ ایک ان چھی فصل اگاتا ہے تواس کے بعد وہ کہیں آڑ ھتیوں جا سکیں اور وہ اپنی فصل بہتر کرے۔ پھر جب وہ ایک ان چھی فصل اگاتا ہے تواس کے بعد وہ کہیں آڑ ھتیوں جا سکیں اور وہ اپنی فصل بہتر کرے۔ پھر جب وہ ایک ان چھی فصل اگاتا ہے تواس کے بعد وہ کہیں آڑ ھتیوں

کی جھینٹ نہ چڑھ جائے، اس کی محنت رائیگاں نہ جائے، اس کو اس کی فصل کا پورا معاوضہ ملے اور وہ آڑھتیوں اور black-mailing کی middlemen سے بچے۔ اس مقصد کے لیے storage houses, silos, cold storages کا بندوبست کیا جارہا ہے۔ جہاں یہ ایک طرف کا شدکار کی مدد کرے گا، دوسری طرف یہ ذخیرہ اندوزوں کے لیے بھی ایک بری خبر ہے۔

جناب چیئر مین! انڈسٹر ی میں جہاں large-scale manufacturing میں بہتری آئی، وہاں پر نئے avenues بھی دیکھے جارہے ہیں۔ان میں سب سے اہم آئی۔ٹی سیٹر ہے۔ آئی۔ ٹی سکٹر نے perform کرکے دکھایا ہے۔ دس ماہ کے اندر حالیس فیصد growth سامنے آئی ہے۔اب آئی۔ٹی سیکٹر کو بھی انڈسٹری کا درجہ دیا جارہا ہے، وہاں پر بھی وہ loan حاصل کر سکتے ہیں، وہاں پر بھی zero rating ہو گی، وہاں پر بھی ان کو ٹیکس کی مراعات ملیں گی۔ اس وقت کی دنیا نوجوان entrepreneurs کی دنیا ہے۔ ہم توایک لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہماری 65 فیصد آ مادی تیس سال سے کم عمر افراد پر مشمل ہے۔ یہ نوجوان جارا asset ہیں، یہ جاری liability نہیں ہیں۔ اس asset کو ہم نے بہتر شکل میں آگے لے کر جانا ہے۔ ہم نے اس کے ہاتھ مضبوط کرنے ہیں۔ اس میں سب سے اہم .role I.T کا ہے۔ کامیاب جوان پرو گرام کے اندر بھی جہاں پر traditional ہنر سکھایا جارہا ہے، وہاں پر crash courses ہیں، مات وه artificial intelligence ہو، artificial intelligence مات وہ تا کہ وہ یہ courses کر سکیں۔ جب وہ یہ courses کریں گے توان کی اہلیت بڑھے گی اور انہیں ملک کے اندر بھی مواقع ملیں گے کیونکہ یہاں بھی automation ہونے جارہی ہے۔ اب آپ automation سے جان نہیں جھڑا سکتے، آپ نے automation کا سامنا کرنا ہے، automation ہی آگے لے کر چلے گی اور یہی اس ملک میں transparency کی بنیاد رکھے گی۔اس نوجوان کی ملک کے اندر بھی کھیت ہوسکے ، سی۔ پیک کے منصوبے آ رہے ہیں ،ان میں بھی اس کی کھیت ہوسکے اور بیر ون ملک نو کریوں کے جو مواقع میں، وہاں پر بھی وہ اینا حصہ لے سکے۔

جناب چیئر مین! جب ترقی کی بات ہوتی ہے، جب growth کی بات ہوتی ہے توایک اہم چیز جو اسے fuel کرنے کے لیے چاہیے ہوتی ہے، وہ energy sector ہے۔ یہاں پر خیز جو اسے circular debt کی بات ہوئی۔ ہمارے ہاں پیچیلی دہائی میں energy sector کی بڑی تلخ

تاریخ ہے کہ جس طریقے سے یہاں پر منگ فیول پر IPPs کے معاہدے کیے گئے، آ تکھیں بند کرکے IPPs کے ساتھ مہنگ معاہدے کیے گئے، capacity payments کے نام پر آنے والی حکومتوں کے باؤں میں بیڑ ماں ڈال دی گئیں۔ اینے فائدے اٹھا لیے اور ملک کو ایک نہ ختم ہونے والے گرداب میں پینسا کر چلے گئے۔ ہم نے IPPs کے ساتھ بھی معاہدے revise کیے اور کوشش یہ ہوئی کہ ہر سال circular debt میں مرحلہ وار کمی لائی جائے۔ آج debt کی growth یا کتان مسلم لیگ (ن) کے آخری سال کی نسبت 100 billion کم ہے۔ ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ ٹھیک ہے، آئی۔ایم۔ایف کی یہ خواہش اور demand ہے کہ ا بڑھائے جائیں مگر عمران خان کی اس حکومت نے آئی۔ایم۔ایف کوبڑا clearly بہ بتادیا ہے کہ ہم کسی صورت میں بچل کے نرخ میں اضافہ نہیں کریں گے۔ جہاں پر ہم اس manage کو mess کرنے کی کوشش کررہے ہیں، وہیں ہم آگے کی requirements کا بھی دھیان رکھ رہے ہیں۔ یہ fact ہے کہ جب تک بجلی صنعت کے لیے affordable نہ ہو تو صنعت کسے competitive ہوسکتی ہے۔ اس ملک میں سستی بجلی پیدا کرنا نا گزیر ہے۔ آپ capacity تو بڑھاتے رہے، transmission کا کہا کہا کہا کہا کہا کہا کہا کہا ہے۔ پر توجه دی، نه distribution پر توجه دی۔ ہمارا دوسرا بدف system کو بہتر بنانا ہے۔ تیسری چیز یہ ہے جاہے صنعت ہو یا زراعت، الک کو بانی حاہیے اور دوسرے کو بجل حاہیے، دونوں کے لیے جب تک dams پر کام نہیں ہو گا ہیہ مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ اس حکومت نے concrete کام کیا ہے، تین بڑے ڈیم، داسو، د بامر بھاشااور مہند پر تیزی کے ساتھ کام جاری ہے۔ان کے علاوہ در جنوں ڈیم بن رہے ہیں۔

جناب والا! نو کریوں کی بات ہوئی، یقیناً کوئی بھی نو کری دینے سے انکار نہیں کر سکتا، اچھی بات ہے جہاں ضرورت ہو وہاں بھرتی ہونی چاہیے۔ جناب والا! کس وقت problem تا ہے، جب آپ سیاسی بنیادوں پر بھر تیاں کرتے ہیں، اس وقت problem تا ہے جب نو کریاں بکی ہیں، اس وقت problem کی پامالی ہوتی ہے اور اس کی پامالی کے ذریعے جب آپ اداروں میں صرف اپنے سیاسی حلقوں کو ٹھیک کرنے کے لیے لوگوں کو ٹھونستے ہیں۔ اس کا متیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف وہ ادارے تاہ ہوتے ہیں اور دوسری طرف نوجوانوں کی صلاحیتیں بھی زنگ

آلود ہوتی ہیں۔ جناب والا! ہم نے ان نوجوانوں کو 5 to 5 کی ڈگر پر نہیں لگانا، ان کو potential میں ہی روزگار پیدا کرنا ہے، private sector میں بھی روزگار پیدا کرنا ہے، معیشت کی growth کے ساتھ روزگار پیدا کرنا ہے، ان کے skills کو بڑھا کر روزگار پیدا کرنا ہے، ان کے entrepreneurship کو بڑھا کر روزگار پیدا کرنا ہے تاکہ سے بھی ترقی کریں، ملک بھی ترقی کرے اور ملک آگے بڑھے۔ جناب والا! حکومت salaried class کو نہیں بھولی، ان کی تخواہوں میں شرار رکھی گئی ہے۔

جناب والا! صوبوں کی بات ہوئی، ترقیاتی بجٹ کی بات ہوئی۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ ہم inclusive growth پر یقین رکھتے ہیں، سب کو ساتھ لے کر چلنے پر یقین رکھتے ہیں، پارٹیاں میں۔ ہمیں اس بات کا different ہو سکتی ہیں لیکن تمام صوبے اس Federation کی اکائیاں ہیں۔ ہمیں اس بات کا احساس ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو اس کا PSDP میں بھی نظر آتا ہے اور بجٹ کو احساس ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو اس کا ایکا ہے اور خصوصاً Southern Balochistan کے لیے اور خصوصاً Southern Balochistan کے لیے مال میں میں میں میں ہوئی ہے۔ اس کے لیے 19.5 ارب روپے، سندھ کے چودہ اضلاع کے لیے 19.5 ارب روپے، سندھ کے چودہ اضلاع کے لیے 19.5 ارب روپے، اس کے لیے 19.5 ارب روپے، اس کے لیے 19.5 ارب روپے، اس کے لیے 1945 ارب روپے، اس کے لیے 1945 ارب روپے، اس کے لیے 1945 ارب روپے، اس کے لیے 1946 ارب روپے۔ اس لیے کہ ہم ایک مضبوط ایک مضبوط ایک مضبوط ایک مضبوط کا گلگت بلتتان کے لیے 1940 ارب روپے۔ اس لیے کہ ہم ایک مضبوط ایک مضبوط کا کور پر یقین رکھتے ہیں۔

Mr. Chairman, social sector, health, higher education,

جب سے یہ عکومت آئی ہے higher education کا بجٹ دگنا کیا گیا۔ leading role و جب سے یہ عکومت آئی ہے political agenda و بھی political agenda پر ہی نہیں رہا، آج دنیا پاکتان کو change Ehsaas کے طور پر دیکھ رہی ہے، climate change کے بجٹ میں 16% اضافہ ہوا۔ Programme 260 billion rupees, میں اس کی detail میں نہیں جانا چا ہتا، یہاں جب ثانیہ صاحبہ بات کریں گی تواس پر تبادلہ خیال کریں گی۔

جناب والا! میں آخر میں کہنا چاہتا ہوں کہ tax collection جب تک fundamental جبابیں ہوگا توکام کیسے چلے گا؟ اس میں بھی ایک revenue collect

renny-wise and کو جو ایک من مانی ہوتی رہی اور جو ایک مرتبہ tax net ہیں۔ FBR کی من مانی ہوتی رہی اور جو ایک مرتبہ tenny-wise and کی اور جو ایک مصیبت کا شکار ہو گیا، وہ کہتے ہیں کہ pound-foolish'. harassment کو ایک ایک ایک کو باتے رہو، انہی کو نچوڑتے رہو، انہی سے ہی وصولیاں کرتے رہو، انہی کو تحقیقہ FBR کی وصولیاں کرتے رہو، انہی کو کوئی گئوائش نہیں چو نکہ اب FBR کو گار کرتا رہے۔ یہ ڈگر ختم، اب third party audit system کی کوئی گئوائش نہیں چو نکہ اب قال کا self-assessment کو گار اب گیکس گزار ایک میں کوئی گئوائش نہیں چو نکہ اب اللہ کو کے ایک میں اور نتیجہ کیاہے کہ ایک میں خوائی ہے۔ ایک سال کا کہ مدانوں کو مدانوں کو مدانوں کی چوری روکنے کے مدانوں کی چوری روکنے کے مدانوں کی جوری روکنے کے مدانوں میں نہیں جاتا، اس کی چوری روکنے کے مدانوں میں خواہا میں خوری روکنے کے مدانوں کی جوری کو روکا جائے۔

جناب والا! یہ تو ایک معاثی خاکہ تھا۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ پاکتان تحریک انصاف نے اپنے منشور میں اور وزیراعظم عمران خان نے اپنی قوم کے ساتھ ایک وعدہ کیا تھا، 'دو نہیں ایک پاکتان' اور یہ بجٹ اس وعدے کے ایفا کی تکمیل ہے، دو نہیں ایک پاکتان۔ جہاں سب کو برابر کے مواقع، جہاں سب کے لیے برابر کی ترقی۔ جب leadership مضبوط ارادہ رکھتی ہو، عزم صمیم ہو، یقین ہو، انتقک محنت ہو، عوام کے ساتھ محبت اور اعتاد کار شتہ ہو تو پھر کوئی مشکل، مشکل نہیں رہتی اور ایک واقعاکہ؛

یقیں محکم، عمل پہیم، محبت فاتح عالم جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

جناب والا! اصل بات belief کی ہے، اصل بات یقین کی ہے، آج پاکتان کی اصل بات یقین کی ہے، آج پاکتان کی belief عمران خان اور ان کی حکومت کا یقین کامل ہے کہ اللہ تعالی نے اس ملک کو بے شار نعمتوں سے نوازا ہے، یہ دھرتی سونا اگلنے والی دھرتی ہے، یہاں کے پہاڑ، صحرا، دریا، کھیت، کھلیان اللہ کی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور نہ صرف ہے اس دھرتی پر بسنے والے محنتی، جفاکش اور صلاحیتوں کے اللہ کی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور نہ صرف ہے اس دھرتی پر بسنے والے محنتی، جفاکش اور صلاحیتوں کے

حامل لوگ ہیں۔ جناب والا! اس لیے امید کاسفر جاری ہے، اپنے لوگوں پر اعتاد ہے، اپنی محنت پر اعتاد ہے۔ اندھیر وں سے اجالوں کا میہ سفر جاری ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ 'ذرانم ہو تو یہ مٹی بڑی زر خیز ہے ساتی'۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین: سنیٹر میر طام بزنجو صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Tahir Bizinjo regarding Fishing by Chinese trawlers in Balochistan's territorial waters

سینیر محمد طاہر برنجو: شکریہ، جناب چیئر مین! بجٹ پرآنے سے پہلے میں آپ کے notice میں ایک بات لانا نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ گزشتہ چند ہفتوں سے در جنوں کی تعداد میں دامنوں کہ گزشتہ چند ہفتوں سے در جنوں کی تعداد میں دامنوں Chinese trawlers بلوچتان کی سمندری حدود میں شکار کرنے میں مصروف اور مشغول ہیں۔ وہ صرف شکار نہیں کرتے بلکہ مجھلیوں کی نسل کشی کرتے ہیں جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ساحلی عوام، جن کا ذریعہ معاش کلیتا مجھلیوں سے وابستہ ہے ان کی روزی پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ میں وزیراعظم عمران خان صاحب سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کانوٹس لیں۔

جناب چیئر مین! بلوچستان میں تو کوئی حکومت ہے ہی نہیں اور اگر حکومت ہوتی تو زہر یلے مواد سے بھرے دو جہاز جن کے بارے Interpol نے خبر دار بھی کیا تھاوہ گڈانی نہ پہنچتے اور نہ یہ ٹرالرز پسنی اور گوادر کے ساحلی حدود میں پہنچتے۔ جناب! مجھے آپ کی توجہ چاہیے۔

جناب چیئر مین: سعدیہ پلیزیہاں سے چلی جائیں،جی۔

سینیر محمہ طاہر برنجو: جناب چیئر مین! آپ صوبوں کے حقوق کے محافظ ہیں میری آپ سے گزارش ہے کہ خدارااس مسئلے کو سنجید گی کے ساتھ لیں، متعلقہ وزیر صاحب کو ایوان میں بلائیں اور ان سے کم از کم اتنا تو پوچیں کہ آپ نے ان Chinese trawlers کو بلوچستان کی حدود میں شکار کرنے کی اجازت کیوں دی؟ ظاہر ہے ہم بلوچستان کے نمائندے ہیں اور ہم بلوچستان کے عوام کو بیاتین دلاتے ہیں کہ ہم پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف آ واز بلند کرتے رہیں گے۔

Secretary, Maritime جناب چیئر مین: سیکریڑی صاحب!ایک تواس پر Affairs سے رپورٹ لے لیں اور اس مسئلے کو کمیٹی کو بھی بجوادیں۔جی۔

Further Discussion on the Budget 2021-22

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیر محم طاہر برنجو: جناب چیئر مین! سینیٹ معزز ترین ایوان ہے لیکن اس معزز ترین ایوان کا مالیاتی بل کے حوالے سے کوئی کردار نہیں ہے۔ میں وزیراعظم سے بھی اپیل کروں گا، قومی اسمبلی میں Leader of the Opposition اپیل کروں گا، پیپلز پارٹی کے قائد بلاول بھٹو زرداری سے اپیل کروں گاکہ وہ اس ضمن میں ہماری مدد کریں، کم از کم ایوان بالا کو مالیاتی بل کے حوالے سے کچھ نہ کچھ اختیارات تو ملنے چاہییں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ہم بجٹ پر بحث کرتے ہیں، گونگو کرتے ہیں، سنا موکو کوئی سنتا ہے تو اس کی بڑی مہر بانی، نہیں تو اللہ اللہ اللہ خیر سلا۔ بجٹ کے حوالے سے Leader of the House نہیں بو تجمرہ کیا۔ میں اللہ اللہ خیر سلا۔ بجٹ کے حوالے سے Opposition نہیں لوں گااور اپنے آپ کو بلوچتان کے حوالے سے چند منصوبے جو PSDP میں شامل ہیں ان تک می دور کھوں گا۔

اس کے لیے رقم allocate کی ہے۔ اس کی لمبائی 1813 کلومیٹر ہے جو کراچی، حب، before entering into کی لمبائی 1813 کلومیٹر ہے جو کراچی، حب، خضدار، قلات، مستونگ، کوئٹہ سے ہوتی ہوئی ہوئی جانے ہیں کہ یہ روڈ قاتل روڈ Afghanistan پشین پہنے جاتی ہے۔ جناب چیئر مین! آپ بخوبی جانے ہیں کہ یہ روڈ قاتل روڈ کے نام سے مشہور ہے، جتنے حادثات اس روڈ پر ہوتے ہیں وہ شاید ملک کی کسی بھی when this road was نہیں ہوتے میں کہ تھی کی کسی بھی کہ تھی کہ تھی کہ تھی کی کسی بھی کہ تھی کے تعداد میں دونوں اطراف سے گاڑیاں چلتی ہیں۔ آپ کو یہ بھی بنادوں کہ اس قاتل روڈ کے حوالے سے چیف دونوں اطراف سے گاڑیاں چلتی ہیں۔ آپ کو یہ بھی بنادوں کہ اس قاتل روڈ کے حوالے سے چیف

جسٹس صاحب نے بھی ازخود نوٹس لیا ہے۔ وہ بھی یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اسنے حادثات اس روڈ پر کیوں ہوں رہے ہیں and yearly 4000 people died on this road ہوں رہے ہیں ہوں رہے ہیں ملک میں سالانہ دہشت گردی سے بھی نہیں مرتے لیکن اس روڈ پر مرتے ہیں۔ میں وزیراعظم صاحب سے بھی یہ اپیل کروں گا کہ اس کو upgrade کرنے کی بجائے ہیں۔ میں وزیراعظم صاحب دیں۔ بلوچتان واحد صوبہ ہے جہاں پر ایک اپنی بھی ہمیں motorway رہے ایک اپنی بھی اللہ اللہ معزز وزراء اور ترجمان موٹر وے بتاتے ہیں وہ المام دیا موٹر وے کا نام دیا موٹر وے کا نام دیا جاتا ہے۔ فیصل جاوید صاحب بیٹھے تھے مگر اس وقت نظر نہیں آ رہے ہیں میری ان سے گزارش ہے کونکہ وہ اکثر عوام آپ کو مداوں تک یاور کھیں گے۔ کونکہ وہ اگر آپ نے یہ موٹر وے بنائی تو بلوچتان کے عوام آپ کو مداوں تک یاور کھیں گے۔

اسی طرح سے جو social sector ہے اس میں بلوچتان کے لیے ایک بھی منصوبہ نہیں ہے حالانکہ تعلیمی پیماندگی کے حوالے سے بلوچتان سب سے آگے آگے ہے للذا ہمارا یہ پرزور مطالبہ ہے کہ اس بجٹ میں PSDP میں بلوچتان کے لیے ایک اعلیٰ اور بڑی یونیورسٹی اور ایک ہیتال شامل کیا جائے۔

(اس موقع پر جناب ڈیٹی چیئر مین کرسٹی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی چیئر مین صاحب! مخضراً یہ کہ ہم کیسے اخذ کرتے ہیں جیساکہ the House, Shahzad Waseem Sahib فرمارہے تھے کہ یہ عوام دوست بجٹ ہے، یہ رائے آخر ہم کس طرح قائم کرتے ہیں؟ دیکھیں عوام دوست بجٹ اس بجٹ کو کہا جاتا ہے جس میں عام آ دمی کو جواباتا ہے جس مہنگائی مہنگائی اور مشکلات میں کمی ہو، جس کے نیتج میں مہنگائی اور بی کو ایک تو کوئی بات اس بجٹ میں نہیں ہے۔ لہذا ہماری رائے میں یہ بجٹ اور بے روزگاری میں کمی ہو، ایسی تو کوئی بات اس بجٹ میں نہیں ہے لہذا ہماری رائے میں یہ بجٹ کسی بھی اعتبار سے عوامی بجٹ کملانے کا مستحق نہیں ہے کیونکہ آپ دیکھیں گے کہ مہنگائی کا طوفان بھی اعتبار سے عوامی بجٹ کملانے کا مستحق نہیں ہے کیونکہ آپ دیکھیں گے کہ مہنگائی کا طوفان بھی اعتبار سے عوامی بحث کملانے کا مستحق نہیں ہے کیونکہ آپ دوزگاری بھی وباء کی طرح پھیل بھی اٹھے گا، گرد شی اور بیر ونی قرضوں میں بھی اضافہ ہوگا، بے روزگاری بھی وباء کی طرح پھیل جائے گی۔ آخر میں جناب چیئر مین! میں آپ سے بھی ائیل کرتا ہوں کہ جو تجاویز میں نے دی ہیں جائے گا۔ آخر میں جناب چیئر مین! میں آپ سے بھی ائیل کرتا ہوں کہ جو تجاویز میں نے دی ہیں الے کہ اس کو موٹروے بنایا جائے اور دوسرا

یہ social sector میں بلوچستان کے دوبڑے منصوبے، ایک ہیپتال اور ایک یونیورسٹی شامل کی جائے۔ شکر ہیہ۔

جناب ڈپٹی چیئر مین: سِنیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ۔ Senator Saadia Abbasi

سینیر سعدیہ عباسی: جناب چیئر مین! انہوں نے مجھے کہا تھا کہ آپ کی باری 06:30 پر آئے گی۔

Mr. Chairman, thank you for giving me this opportunity to speak on the Federal Budget 2021-22. Before I say a few words about the specifics of the Budget, I would like to say that I take strong exception to the words chosen by the incumbent minister in charge for Finance to denigrate the achievements of the Government of Prime Minister Nawaz Sharif. It is not for him to pass judgement, as the achievements and record are self-evident and history has been written in the brightest words. No amount of slander and demonization can take away the truth.

Pakistan Muslim League (N) left Government in 2018. It made a country that was on the way to development through game changing benchmarks of progress and good governance. This journey of political and socio-economic development and progress was circumvented through conspiracies, polls manipulation and vote fraud. These are the glaring realities. Yet we are relentless in our pursuit for making a better Pakistan with humbleness and humility.

I say that under the leadership of Prime Minister Nawaz Sharif, we faced innumerable challenges thrown in the way of parliamentary democracy, the mandate of an elected Government and the personal character assassination of our leadership with formidable vigour and demonstrated commitment to lead our country into a future of hope and improved governance. Our struggle is one of relentless pursuit of constitutionalism and rule of law, no matter whatever the obstacles thrown in our way. This is a journey of sacrifices and struggle and our commitment is steadfast.

I own all the progress and development of all the tenures of Prime Minister Nawaz Sharif and the Pakistan Muslim League (N). I give credit to the policies of Mr. Ishaq Dar, who should be in this House but whose election and membership has been suspended on a Supreme Court order. Under Prime Minister Nawaz Sharif and Mr. Ishaq Dar we had consistent high growth, low inflation, a viable rupee-dollar parity that stabilized the economy, jobs creation and completion of mega projects that impacted the lives of ordinary people, and gave impetus to the economy. I own it and I am proud of it.

Mr. Chairman, to pass blame on others for one's own failures and shortcomings is the argument of the unworthy and cowards, and the Minister in charge for Finance should take back his words. However, he has not only blamed the Pakistan Muslim League (N) for the dismal state of the economy under the present Government which, incidentally, is entering the fourth year of its rule of incompetence and hubris, but just three or four weeks ago he was blaming his immediate predecessor, Mr. Hafeez Shaikh (former Minister for Finance), for the ills afflicting the economy today.

However, in three weeks, he is taking credit for a miraculous turn around. If that is indeed the case then he should have given some credit to Mr. Hafeez Shaikh. If everything is that good and credible then why removed Mr. Hafeez Shaikh?

The answer is that not all is so good. The Budget is a document of jugglery of words to appease people. There is record unemployment, highest ever inflation, lowest priority to public sector development, gross mismanagement of resources, demonstrated incompetent and inapt governance, creation of an atmosphere of hatred and revengeful politics, bypassing the Parliament to govern through Ordinances or bulldozing legislation and turning a blind eye to the problems of the ordinary people.

Mr. Chairman, today we are paying 30% more than in 2018 for everything in this country and the trend is on an upward trajectory. The problem is that how do we get sustained growth, controlled inflation, reduced prices of essential commodities, controlled spending, reduce the Budget deficit, rationalize repayments on borrowings, create employments, increase incomes, stabilize the rupee-dollar parity to a reasonable level to overcome the problems of the rising prices of imported materials, resolve the problems of the circular debt, attract investment in the field of infrastructural development, reduced electricity and gas tariffs and make the country self-reliant in food?

These are the challenges, but where are the answers? Mere projections and wishful thinking, or circulating a false narrative will not control inflation,

generate employment, reduce poverty, control the circular debt and reduce electricity tariffs, overcome energy shortfalls or distribution faults. Furthermore, where is the answer to the foreseeable problems of further increase in oil prices and resultant inflation and higher costs of all services when the petroleum levy is increased? This is imminent and there is no answer for it. In point of fact all projections of growth, and promises made, will be upended and there will be no one to answer for it. The same will be case with the increased electricity and gas tariffs. What has not been done in this Budget will be done within a month of this Budget debate. What has not been factored in will reverse all projections made so far.

The Budget has promised incentives to industry for growth. There are also projections for agricultural growth through subsidies or reduced charges on consumption of electricity. However, what is needed is incentivisation for innovation and the use of the state of the art technology for greater and more efficient production. What is needed is greater access to international markets. What is needed is the creation of the enabling environment of prudent fiscal policies, tax regimes, and provision of infrastructure for reduced cost of production to achieve such targets.

I would suggest that the Government should work towards achieving a bare minimum of at least two international brands to set up their production houses in Pakistan, in other words to be internationally competitive. In this regard the setting up of Special Economic Zones has been welcomed but it will only be as

good if the policy frameworks necessary to move this forward are in place.

The Gwadar Port Project of the Pakistan Muslim League (N) Government is a major step forward in commercial activities for Pakistan, and its utility should be given the highest priority to maximize its potential. When I speak of Gwadar, I would be remiss in not highlighting the immense potential of Balochistan and its vital importance for Pakistan's security and natural resources. The funds allocated in the Budget need to be increased to upgrade the infrastructure in the province, and to uplift the lives of the people. My advice to the Government is to take on board all stakeholders and solicit meaningful input for comprehensive development reforms.

If there is any will to listen to any suggestion from the Opposition, I would strongly urge the Government to give immediate priority to the setting up of new steel mills in Karachi on the land of the previous steel mills. It should be steel mills at par with such other projects in the world.

Mr. Chairman! when the land is available, the skilled and semi-skilled manpower is available, the project is viable and where production and profits can be projected through state of the art production capacity, then project financing will not be an issue. It will create jobs, earn valuable foreign exchange, and put Pakistan on the forefront of steel production. Once the will is there to create a project all other variables are workable.

Similarly, a mega project for impacting growth and productivity in Pakistan should be an oil refinery project. I

have the same arguments for it as I have made out for the new steel mills.

Agriculture, fisheries and livestock is the lifeline of Pakistan. We have the best cotton, the best rice, the best mango crop, the best citrus and the most sought after fish harvest of the Arabian Sea. These products need to be given the standard of industry as these cannot only generate more revenues but with few policy adjustments can create meaningful impact on livelihoods and food security. I can talk at length about the corrective and the curative measures for upgrading the agriculture sector but that is a moot point for another time. At this time, I can only draw attention to it.

I welcome the reduction in prices for 800 CC cars. However, I would like to draw the attention of this House to the imposition and collection of a lifetime token tax of Rs.30,000/- on these small cars by the Government in 2019. This is not only exorbitant but it is extortionist. Rs.30,000/- token tax which was supposed to be a lifetime tax on small cars, Mr. Chairman, was extracted from the people for a car that was 20 years old, was 25 years old, was 10 years old and was a new car. To overcome budgetary shortfalls the Government resorted to this. I would say to that, sir, that a tax is only collected for a fiscal year. A person does not come with lifetime guarantees, so, why should a small asset as an old car be burdened with a lifetime tax? This was Mr. Hafeez Shaikh at his best. This lifetime tax should be taken back, and the taxation should be reasonable, and on the basis of the value of an asset, and the capacity for the citizen to pay for it.

The Budget has not given any policy or incentive for the oil and gas sector. Already there are anomalies or disparities in the Petroleum Development Levy (PDL) and GST for LPG importers and local producers, with the local producers having to pay more in terms of Levy (Rs.4667/tonne for local producers and none for importers; and 17% on local LPG production and 10% GST on imported LPG) and GST then importers (who are bringing in a more deficient product). The Pakistan Muslim League (N) Government introduced, and achieved far reaching and comprehensive reforms in the oil and gas sector as this sector has the most potential for Pakistan. Its development must be the principal focus for any Government. We have the natural resources, the manpower, and access to advanced technologies to achieve higher targets.

Mr. Chairman, there are incentives in the economy for the manufacturing sector, and these measures have been welcomed by the business community of Pakistan. There are also certain tax measures that have also been welcomed by the business sector. As a consequence of these reforms, certain growth projections have been given in the Budget. My advice is that projections remain just that unless there is oversight and capacity to manage shortfalls or address these anomalies. Further, where certain taxes have been reduced, there are also, at least, 247 new net taxes. So, where something has been given, something has been taken away as well. This needs to be examined.

Mr. Chairman, taxation is important but it must be predictable, it must be credible, it must be fair, and

reasonable. People should have trust in institutions. Tax money should be used for the welfare and benefit of the people. Taxation should be sustainable but not coercive. Business and manufacturing environment maximize revenues and create jobs. It should not be extortionist and stifling. The wider a road the greater the traffic on it. This greater flows generates greater activity. The greater the activity, the more human footprint, income, and trade. This is the principle of trade, commerce and communications. Tax money is not for wasteful expenditures or to finance lifestyles of opulence at the expense of the state. This trend should be addressed by adopting austerity in Government spending on burdensome and wasteful perks and privileges as these are a drain on the resources of the country.

Pakistan has great potential in the field of banking. This sector must be made more robust and resilient. Our country can focus on Islamic financial instruments to give fair returns and attract overseas funds.

Mr. Chairman, the inflow of foreign remittances is a welcome development and there are many reasons for it. Pakistan has a cyclical history of remittance inflows. However, I will disagree with the Minister for Finance when he says that these remittances are the consequence of the love of Overseas Pakistanis for this Government. Such statements are unnecessary and belie and undercurrent of lack of confidence that needs to be bolstered through verbose statements.

I have not said anything about the building of dams and the resources required reaching such goals, I have not said anything about PIA and Pakistan Railways. My colleagues will speak on it. There are other subjects that I could have touched on but for lack of time it is not possible.

Mr. Chairman, I will end by saying that politics and statecraft is an art of wisdom, justice, fortitude and temperance. It is not of abuse, demonising others, vengeful actions or creating falsehoods. The ultimate judge after the Almighty is the voter and that is where the accountability will be held. Thank you very much, Mr. Chairman.

جناب ڈیٹی چیئر **مین**: سینیٹر ڈا کٹر زر قاصا حبہ۔

Senator Zarga Suharwardy Taimur

سنیٹر زر قاسپر وردی تیمور: ہم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں آج اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کرتی ہوں کہ میں اس بجٹ پر بولنے لگی ہوں۔ میں ایک پاکستانی ہوں، پاکستان میں پیدا ہوئی ہوں اور امید ہے کہ پاکستان میں موت بھی ہوگی لیکن ایسا بجٹ میں نہیں دیھا۔

(تاليال)

سینٹر زر قاسہر ور دی تیمور: شکریہ، آپ کی تالیوں کااور آپ کی داد کا۔ دیکھیں کہ آپ لوگ تو تین تین مرتبہ حکومت میں رہ چکے ہیں۔ آپ نے اپنے آپ کو prove کر دیا ہے۔ اب PTI کی حکومت آئی ہے جو اپناکام دکھارہی ہے تو ظاہر ہے کہ دل میں تکلیف تو ہو گی کہ ہم نے وہ کیوں نہ کیا جو ہم کر سکتے تھے۔ اچھاا گر آپ مجھے بولنے نہیں دیں گے تو پھر دیکھیں کہ سننے کی انسان میں تھوڑی سی صلاحیت ہونی چاہیے۔ آپ لوگ تھوڑا سا دل بڑا کر لیں۔ تھوڑا سا من لیا کریں۔ شاید اگلی مرتبہ اگر آپ کو موقع ملے تو آپ بھی لوگوں کے لیے پچھ کر لیں۔ دیکھیں میر اقد تو چھوٹا ہے لیکن PTI کی سینٹر ہونے کی وجہ سے آج مجھے اپنا قد بہت بڑالگ رہا ہے کیونکہ ایساز بر دست بجٹ آج تک کسی نے نہیں دیا۔ آپ مجھے بتادیں جو یہاں پر میر سے فاضل دوست بیٹھے ہوئے ہیں کہ کسی نے روئی، کپڑا اور مکان دیا۔ آپ مجھے بتادیں جو یہاں پر میر سے فاضل دوست بیٹھے ہوئے ہیں کہ کسی نے روئی، کپڑا اور مکان دیا۔ تپ محلے مان تو ہم نے دیا۔ آپ خومت میں عربہ آپ حکومت میں

رہ چکے ہیں۔ دیکھیں جب کوئی پنچ بولتا ہے تو تکلیف تو ہوتی ہے۔ ارے آپ لوگوں نے کیوں کچھ بھی نہیں کیا۔ چلیں ان ماتوں کو چھوڑیں۔

بات کرتے ہیں کہ ہماری حکومت نے یہ جو بجٹ دیا ہے اس کی کیا PTI ہے اور اس میں کس وجہ سے بجھے اتنا فخر محسوس ہورہا ہے کہ میں آج PTI کی سینیٹر ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ جب ہماری حکومت نے 820 میں takeover کیاتو پاکستان ہمیشہ کی طرح یہ ہے کہ جب ہماری حکومت نے والے billion کے خیارہ تھا۔ 21 میں کے کھم اسلامی کے نہاں میں اگر programmes ہے ہیں۔ بچھلی حکومت نے تو نہیں لیے تھے۔ اب ان حالات میں اگر الرصائی سال میں پوری دنیا میں وہ ظلم ہوئے، جیسا کہ 10 COVID آیا۔ ان الرصائی سالوں میں اب اگر پاکستان جون 2021 میں دس ماہ سے ایک positive balance کے کہا رہا ہے، اگر پاکستان میں وزیر اعظم جو کہ محمد اس کے تعریف کی بات ہے۔ پاکستان میں وزیر اعظم عمران خان اور 17 کی ایک بہت بڑی achievement ہے۔ اس پر پھر تالیاں بھی بجتی ہیں اور عمران خان اور آج اور خوشی بھی ہوتی ہے کہ پاکستان کے عوام کا کسی نے سوچا۔

آپ لوگ ہاری باتوں پر تو یقین نہیں کرتے۔ IMF کی باتیں ویسے تو سب بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ کوئی باہر کا ادارہ، کوئی اسمestern ادارہ جب پاکتان کی کسی پالیسی کی تعریف کرتا debt to ہے تو وہ Covid نے کہا ہے۔ IMF نے کیا کہا ہے۔ IMF نے کہا ہے کہ پہلی مر تبہ GDP ratio improve ہوتے۔ آپ کو پتا ہے کہ اس وقت دنیا میں Covid وجہ سے ختلف ممالک نے جو loan 13% increase ہوئے ہیں، انڈیا نے loan 13% increase پاکتان کا صرف ایک فیصد عانیں بانہ مانیں لیکن ہے تو سہی۔

Social protection programmes 153 ¿World Bank
مالک کے check ہیں ان میں پاکتان چوشے نمبر پر آیا ہے۔ یہ کوئی چھوٹی موٹی
مالک کے check ہیں ہیں۔ یہ بہت بڑی check ہیں۔ اس پر ہم بات کریں
achievements نہیں ہیں۔ یہ بہت بڑی achievements ہیں۔ اس پر ہم بات کریں
گے۔ Morgan کے پاکتان کو conomy کے ایکتان کی conomy جس راہ پر چیل رہی ہے،

یہ وہ ملک ہے کہ investors کی طرف دیکھیں اور اس ملک میں achievement سوچیں۔ پہلے تو ہم نے یہ کبھی نہیں سنا تھا۔ یہ حکومت پاکتان کی بہت بڑی achievement سوچیں۔ پہلے تو ہم نے یہ کبھی نہیں سنا تھا۔ یہ حکومت پاکتان کی بہت بڑی اس وقت ان کی ہے۔ امریکہ نے economy سخت ابتر حالت میں ہے لیکن پاکتان میں جس طرح COVIDکا مقابلہ کیا گیا۔ پہلی لمر، دوسری لہر اور اب تیسری لہر میں جس طرح vaccination کی گئی۔ جس طرح مالک پاکتان کو دیکھ رہے۔ یہ واہے۔ یہ amazing ہوا ہے۔ یہ کا تقاید ہوا ہی مقالد ہوا ہی تقاید ہوا ہی۔

ایک زبر دست کام Fatt الله و استوال نے میں نے ٹیلی و ژان پر سنا، میرے فاضل دوستوں نے بھی کہا کہ جی کونسا آپ remittances میں اللہ و تعیار و تعیار اللہ و تعیار اللہ و تعیار اللہ و تعیار و تعی

اس میں، میں آپ کو نمبردے دیتی ہوں کہ پچھلے سال انڈیا جومڈل ایسٹ میں بڑی favoured nation ہی ہم سے پانی گنازیادہ ہے۔ ان کے مڈل ایسٹ میں نئی jobs پر 10 ہزار لوگ گئے۔ ہمارے ملک کے دولا کھ سے زیادہ لوگ گئے۔ یہ مڈل ایسٹ میں نئی achievement ہے اور remittances increase کرنے میں اس کا بھی بہت بڑا جھے ہے۔ میں اس میں overseas Pakistanis کو خراج شخسین پیش کروں گی۔

اس میں سب سے آگے ہماری labour class ہے جو پانچ سوڈالر سے کم سیجتے ہیں۔ نوے فیصد remittances ان لوگوں نے بھیجی ہیں جو پانچ سوڈالر سے کم سیجتے ہیں اور یہ غریب کاوہ confidence ہے جو پاکستان تح یک انصاف اور وزیراعظم عمران خان نے انہیں دیا۔

بچپل حکومتوں کو بھی چاہیے تھا کہ وہ اس قتم کے کام کرتے تو عوام ان کو بھی اسی طرح سراہتی لیکن اب بچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں جگ گئیں کھیت۔ اس میں ایک اور بڑی interesting بات ہے کہ یہ بجٹ تحریک انساف کے پچھلے دو بجٹوں سے بھی interesting ہے۔ اس میں بھی ایک بڑی مختلف سوچ ہے جو وزیراعظم عمران اور ہمارے Minister ایک بڑی positive approach کرآئے ہیں کہ effect جوہمیشہ سے پاکتان میں چلتا تھااور دنیامیں لوگ کہتے ہیں، اس دفعہ philosophy کے کرآئے ہیں۔اس کا کیا مطلب ہے؟اس کا مطلب ہد ہے کہ جو یا کتان کے سب سے پسے ہوئے لوگ ہیں، ہم نے اس دفعہ ، ڈاکٹر ثانیہ نے احساس پر و گرام کے through پاکتان کے سارے households کی ہے، mapping کی household کے سارے mapping ہوئی ہے۔ اس میں سب سے نحلاجار ملین familiesکاجو حصہ ہے اس کو target کیا گیا ہے۔ وزیرِاعظم عمران خان غربت کو alleviate کرنا جاہتے ہیں اور یہ زبر دست کام ہے۔ اس میں کیا plan ہے؟ اس میں plan یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اوسطاً ایک گرمیں سات کے قریب لوگ ہوتے ہیں تو ہر گھرمیں ایک فرد کو skills development دی جائے گی۔ مِر گُر کو یا نچ کا interest free loan ملے گا۔ اگر وہ گھر احساب یعنی related ہوتی ہیں per crop ٹیڑھ لا کھرویے لینی دوcrops ہوتی ہیں توتین لا کھ اور پھر fertilizers, seedsاور ہاقی چزوں کے دولا کھ additional ملیں گے۔

پر of course بہت اہم Health card ہے جو پورے خاندان کورس لاکھ تک کی مراعات دیتا ہے لیعنی ایک خاندان کو ایک Health میں مراعات دیتا ہے لیعنی ایک خاندان کو ایک Health میں جاکرا گر کوئی آپریشن کرانا ہوتا ہے تو وہ اس کے حت مفت کراسکتے ہیں۔ یہ بہت بڑی facility ہے کیونکہ ہمارے غریب، اپنا خاندان، اپنا گھر، اپنی زمین، اپنا سب کچھ گروی رکھوا دیتے ہیں جب ان کے گھرکا کوئی فرد بیمار ہوتا ہے۔ یہ بڑی خوش آئند

بات ہے۔ اسی لئے توعوام نے یہ بجٹ کھلے ہاتھوں اور کھلے دلوں سے accept کیا ہے۔ اسی لئے تولوگ سراہ رہے ہیں۔

اب میں آپ کو تھوڑی کی اور details بتاؤں گی، میں نے اپنے فاضل دوستوں سے بڑی تقید سنی اور تقیدان کی میں نے اس لئے سنی کہ ان کے جواب بھی ہیں۔ گوادر کا ذکر ہوا، ماشاء اللہ بڑی اچھی بات ہے لیکن آپ کو پتا ہے کہ تیرہ سال کے بعد وزیراعظم عمران خان وہ آ دمی ہیں ماشاء اللہ بڑی اچھی بات ہے لیکن آپ کو پتا ہے کہ تیرہ سال کے بعد وزیراعظم عمران خان وہ آ دمی ہیں جنہوں نے گوادر میں بحلی کا ککشن دیا۔ ماشاء اللہ اتنے سالوں سے گوادر چل رہا تھا، زمینیں بگ رہی تھیں، لوگوں کی investments سو کھی ہور ہیں تھیں، پانی نہیں تھا، بجلی نہیں تھی۔ ماشاء اللہ، ماشاء اللہ، یہ اب ہماری حکومت کرنے جارہی ہے۔

زراعت کا ذکر ہوا، بڑی باتیں ہوئیں، یہ ہوا، وہ ہوا۔ ارے! بتائیں کہ آپ لوگوں نے کیا کیا؟ کبھی پہلے کسی حکومت نے زراعت کی طرف کوئی توجہ دی؟ بڑے بڑے جاگیر داروں کو مراعات دیے؟ بیں۔ پاکتان کا غریب آ دمی average کسان کے پاس ایک ایکٹر زمین ہوتی ہے۔ اس غریب آ دمی کا کس نے سوچا؟ یہ پہلی حکومت ہے جس نے غریب کسان کے لئے گیارہ سوارب invest کئے میں۔ اس کارزلٹ اس مرتبہ ہم نے 6 bumper crops کی صورت میں دیکھا ہے، اس کارزلٹ ہیں۔ اس کارزلٹ میں خریداری خوشحال ہوا ہے۔ پاکسان کی پینسٹھ فیصد آ بادی اپنی جیبیں اس میں خریداری کررہی ہے۔ اس کو کہتے ہیں اکانومی کوآگے move کرنا۔

مستقبل میں ہمارائیا plan ہے؟ مستقبل میں عمران خان صاحب plan ہے کہ کہنے کو تو پاکستان زرعی ملک ہے لیکن ہم ہر چیز import کہتے ہیں خواہ وہ دالیں ہوں، گندم ہو، چینی ہو۔ اگر کسی حکومت نے کبھی کوئی short, medium term or long term کی ہوتی تو آج ہمیں ہے دن نہ دیکھنا پڑتا۔ اب یہ حکومت planning کر ہی ہوتی تو آج ہمیں ہے دن نہ دیکھنا پڑتا۔ اب یہ حکومت planning کر رہی ہے، planning کر رہی ہے۔ planning کر رہی ہے۔ اس امید سے کہ پاکستان کو اپنے پاؤں پر کھڑ اکیا جائے۔ ہمیں کسی آئی ایم planning کی ضرورت نہیں ہوگی اگر ہم اپنی خوراک میں خود کفیل ہوں گے لیکن اس کو ہونے میں وقت لگے گا اور یہ حکومت ملک کو اس طرف لے کر جارہی ہے۔

housing میں نے large scale manufacturing کو جم آگے لے کر جارہے ہیں کہ پاکتان construction 8.3% increase 4 to 5% میں غریب لوگوں کا گھربنانے کا خواب ہم آدمی دیکتا ہے وہ واقعی اب گھربناسختا ہے % revitalize کو banking sector کر یا میں غریب لوگوں کا گھربنانے کا خواب ہم آدمی دیکتا ہے وہ واقعی اب گھربناسختا ہے revitalize کو banking sector ہوتی ہے، revitalize کو mortgage ہوتی ہے، ہم ہمیشہ سنتے تھے امریکہ میں mortgage ہوتی ہے، مہیشہ سنتے تھے امریکہ میں mortgage ہوتی ہے، کیونکہ وہ میں banking sector میں banking sector ہوتی ہے۔ پاکتان میں ایسا کوئی سٹم ہی نہیں تھا۔ امیر آدمی ار بوں کے collateral کر ان کو کا فوہ وہ تو تھے، کیونکہ وہ وہ اس کو کلہ وہ وزرا ہوتے تھے، کیونکہ وہ دو اور کہ ہوتے تھے، کیونکہ وہ تھے کیونکہ وہ وہ تو یہ تھے کیونکہ وہ وہ تو یہ کے بغیر۔ غریب عوام کا درد اگر آج تک کسی حکومت کو ہوا ہے تو وہ تحریک انصاف نے اپنے معدن معرب کر ہے ہیں اس کی مثال ہم نے پہلے نہیں دیکھی اور ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ نہیں اس سے تین سازیادہ محرب معرب کر رہے ہیں اس کی مثال ہم نے پہلے نہیں دیکھی اور ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ نہیں اس سے تین سازیادہ معرب معرب کی مثال ہم نے پہلے نہیں دیکھی اور ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ نہیں اس سے تین سازیادہ ہم عداور کی ان شاہ اللہ۔

یوروبانڈ کا جو اجراء ہوا ہے یہ بہت بڑی achievement ہے۔ ڈھائی گنا اس کی green ہوا ہے۔ یہ achievement موئی ۔ یہ بھی ایک بہت بڑی over subscription ہے۔ یہ based on climate change جس پر ہم نے کام کیا ہے۔

اچھابی اب دس ڈیم، آپ مجھے بتائیں کہ ستر سال ہوگئے اور آخری بڑا ڈیم تربیلا بناتھا 70s میں، اس کے بعد آج تک کسی نے ڈیم کیوں نہ بنایا؟ Indus Water Treaty پہلے پانی بی دیا، پھر ارسابنایا۔ کیوں نہیں کسی حکومت نے جو آئی با تیں کرتے ہیں کہ بی ہمارا پانی، ہمارا پانی، ڈیم کیوں نہیں بنایا؟ کیاچیزان کو روک رہی تھی؟ آپ کو پتا ہے ہائیڈر دوالیکٹر ک پاور ڈھائی روپے کا ایک کیوں نہیں بنایا؟ کیاچیزان کو روک رہی تھی؟ آپ کو پتا ہے ہائیڈر دوالیکٹر ک پاور ڈھائی روپے کا ایک یونٹ بنتا ہے۔ نہیں، ہماری حکومتیں جو پچھلی آئی تھیں انہوں نے prefer کیا کہ سولہ روپے، ہیں روپے یونٹ والی بجلی بنائیں کیونکہ اس سے جیبیں بھری جاتی ہیں۔ پہلی مثینیں خریدی جاتی ہیں کور فیوں کے کیونٹ والی بجلی بنائیں کیونکہ اس سے جیبیں بھری جاتی ہیں۔ پہلی مثینیں خریدی جاتی ہیں دیتی رہے اور ابھی تک ہم ان غلط contracts کی ہے نہ ہے حکومت ان کو پسے دیتی رہے اور ابھی تک ہم ان غلط restructure کریں۔ ہر طرح سے کو ہماری پچھلی حکومتوں نے گھٹے ٹیکنے پر مجبور کیا۔ اب ہم یاکتان کو کھڑ اکر رہے ہیں۔

ایک مزے کی بات میں آپ کو بتاؤں، دو سوارب کی بنی اور نج ٹرین، جس کا اس مہینے بل آیا ہے وہ شاید بارہ کروٹر روپے کا ہے اور فیس کی مد میں شاید بارہ لاکھ روپے بنے ہیں۔ یہ حکومت ہیں الرب میں بھاشا ڈیم بنارہی ہے۔ آپ موازنہ کیجیئے دوارب روپے میں اور نج ٹرین، ہیں ارب میں بھاشا ڈیم جس سے پاکستان کے ہیں کروٹر عوام فائدہ اٹھا کیں گے۔ جناب والا! اس طرح کے سارے پراجیکٹس کے پیسے کہاں جاتے تھے۔ ہر سال PSDP بنتا ہے، ابھی جو سال ختم ہوا ہے اس میں خبر یہ پراجیکٹس کے پیسے کہاں جاتے تھے۔ ہر سال PSD استعال نہیں کیا۔ یہ کیسی حکومتیں ہیں، اٹھار ھویں تر میم بھی لے کہ سندھ نے اپناآ دھا PSD استعال نہیں کیا۔ یہ کیسی حکومتیں ہیں، اٹھار ھویں تر میم بھی لے کرآتی ہیں، اس کے بعد پیسے بھی لیتی ہیں، اس کے بعد اگر آپ پوچیس اربوں روپے کہاں گئے تواس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ ہم یہ سوال پوچھتے رہیں گے اور ہمارے بہن بھائیوں کو اس کے جواب دینے جا بیئے۔

جناب والا! آپ کام کریں، کام آپ کابولے گا۔ CPEC کو ہم نے revitalize کیا ہے۔ آپ دیکھیئے اس وقت چین پوری دنیا میں 85 million فئ 85 gobs دے رہا ہے۔ پاکتان میں foreign direct ہے۔ وحصات اس میں ایک بھی اس میں ایک بھی investment foreign direct ہیں کہ چین یہاں آئے اور sold ہیں۔ ہم کو شش کررہے ہیں کہ چین یہاں آئے اور ہمارے لوگوں کو jobs ملیں۔ احساس پرو گرام جس میں پچھلے سال investment آئے اور ہمارے لوگوں کو success کی بنیاد پر اس کو 260ارب روپے ویئے گئے ہیں۔ احساس پرو گرام کے ذریعے خوا تین خاص طور پر غریب خوا تین کے لیے احساس نشو و نما پرو گرام جو ہماری ماؤں اور بچوں کی nutrition کی بہتری کے لیے ہے۔ احساس آمدن پرو گرام جو سماوں اور بچوں کی nutrition کی بہتری کے لیے ہے۔ احساس آمدن پرو گرام جو اسلام عورت کو آمدن دینے کے لیے ہے۔ احساس کفالت پرو گرام ، احساس موریب عورت کو آمدن دینے کے لیے ہے۔ احساس کفالت پرو گرام ، احساس خوا ساس جو احساس کو دیمان پرو گرام کے اصاب کا کہ جس وقت ہماری کو دیکھا تو اس میں سے آٹھ لاکھ لوگ ایسے میں ہو گرام کے کو دیکھا تو اس میں سے آٹھ لاکھ لوگ ایسے سے جو آفیسر ان ، ان کی ہویاں ، سیاسی لوگ سے۔ بید دس سالوں میں ہوا تھا اور ہم ڈھائی سال میں بیاس لاکھ سے انک کر وڑ سے اور طلے گئے ہیں۔

جناب والا! Climate change پر دس بلین درخت لگانے کا ہمارا جو عہد ہے اس میں ایک لاکھ نو کریاں ہم دے چکے ہیں۔ ظاہر ہے تکلیف تو ہوگی، اگر آپ لوگ بھی کوئی figures و ہمارا دل بھی آپ کے لیے فخر سے بڑا ہوتا۔ ایک لاکھ green ہی ہیں اور دنیااس کو سراہ رہی ہے۔ میں نے بات سنی کسی نے کہا تھا کہ ٹیکس کے جو پیسے ہیں jobs وہ عوام کے پیسے ہیں، میں آپ سے agree کرتی ہوں اور آپ کو یہ پیسے بچانے چاہیئیں۔ کوئی مجھے جواب دے کہ جو camp offices ہوتی ہوں اور آپ کو یہ پیسے بچانے چاہیئیں۔ کوئی مجھے جواب دے کہ جو حوام کے پیسے ہیں، میں آپ ہے۔ ہیر ونی ممالک کے وزیر اعظم، چیف منسٹر کے، کسی پر نوے الرب لگ رہا ہے۔ ہیر ونی ممالک کے trips پر چودہ لاکھ ڈالر، سترہ لاکھ ڈالر، مجھ جائیں جواب کون میں سادہ عورت کو تو یہ بھی نہیں پاکہ اس میں صفر کتنے ہوتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں جواب کون دے گا، کتنے مارے پیسے سے اپنے رشتے داروں کو جہازوں میں مجر کر United کوئی جواب دے کر گئے، اس کا جواب کون دے گا۔ کس کے پیسے سے، ہمارے پیسے سے، ہمارے پیسے سے، کوئی جواب دے گا۔ آپ بتائیں ہمارے وزیراعظم کے بیچے کال میں ہیں انہوں نے کوئی جواب دے گوئی جواب دے گا۔ آپ بتائیں ہمارے وزیراعظم کے بیچے کال میں ہیں انہوں نے کوئی

trip لگایا، ڈھائی سال ہو گئے ہیں کوئی trip نہیں لگایا۔ باتیں کرنا بڑا آسان ہے، جواب دیجیئے وہ پیسے کدھر گئے۔

پڑول کی بات بھی کر لیتے ہیں، پچھے سال انڈیا نے سترہ مرتبہ پڑول کی قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ پاکتان میں پچھے چار مہینوں میں ایک پائی کا بھی اضافہ نہیں کیا گیا۔ باتیں نہ کریں، جو کیا ہے۔ مجھے بتا کیں، ان کا ایک پراجیکٹ قرض اتارو، ملک سنوارو تھا ، کدھر گئے وہ پسے جو ہماری جیبوں سے نکالے تھے۔ 1999 میں یہ اتارو، ملک سنوارو تھا ، کدھر گئے وہ پسے جو ہماری جیبوں سے نکالے تھے۔ 1999 میں یہ الماسلات تاکہ یہ پسے باہر کے ممالک میں بھیج سکیں اور وہاں پر اپنی black money کریں جس کا ابھی تک یہ حساب نہیں دے سکے۔ ہمارے جو لیڈران ہیرونی ممالک میں بیٹھے ہیں روزانہ ایون فیلڈ سے باہر نکل کر تصاویر بنواتے ہیں، جب دل کرتا ہے پولو کے بھی ممالک میں بیٹھے جیں روزانہ ایون فیلڈ سے باہر نکل کر تصاویر بنواتے ہیں، جب دل کرتا ہے پولو کے بھی دیکھنے چلے جاتے ہیں۔ مجھے بتا کیں بیتا ہے، جو لوگ بیار بن کر باہر جاتے ہیں ان کا کیا بنتا ہے، جو لوگ بیار بن کر باہر جاتے ہیں ان کا کیا بنتا ہے کہ وہ جا کر پولو کے بھی ویکس اور تالیاں بجا کیں۔ مجھے بتا کیں، ہمیں بھی لے جا کیں، ہم بھی پولو کے بھی ویکس اور دیکھیں کہ کسے بیاری میں پرچہ کرتا ہے اور باہر جا کر ہم انجوائے کریں، انگلینڈ کامزہ لیں اور وہاں پر موسم بھی ٹھنڈ اہے۔ یہاں جیسی گری بھی نہیں ہے، ہم پر بھی کوئی رحم کریں۔ ہمیں بھی جہاز میں بھر کر لے جا کیں۔

جناب ڈیٹی چیئر مین: بجٹ پر آئیں۔

سنیٹر زر قاسہر وردی تیمور: جناب والا! بات یہ ہے کہ جب سے بولا جائے گاتو نکلیف تو ہو گا۔
کوئی بات نہیں، سنیں اور برداشت کریں، کوشش کریں کہ جو صوبے، جو حصہ آپ کے پاس ہے اس
میں کوئی کام دکھائیں، غریب آ دمی کا خیال کریں۔ غریب آ دمی کے مسائل کو حل کریں، صرف اپنے
مسائل کی بات نہ کریں۔ شکریہ۔

جناب ڈیٹی چیئر مین: جی سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ۔

Senator Quratulain Marri

Never ہے۔ مین مری: شکریہ جناب چیئر مین۔ پی ٹی آئی کا ایک motto سینیٹر قراۃ العین مری: شکریہ جناب چیئر مین۔ پی ٹی آئی کا ایک let the truth come in the way of good story. اید averages کہاں سے آرہی ہے۔ کسان کے پاس ایک ایکٹر زمین ہے، averages کہاں سے آرہی

ہیں۔ یہ شاید کبھی کسی کھیت میں گئی نہیں، ہم کسان ہیں ہم سے پوچھ لیں۔ پچھلے چار مہینوں میں ایک مرتبہ بھی پٹرول کی قیمت نہیں بڑھی، مطلب یہ کونسی دنیا میں رہتی ہیں، یہ کونسا پاکستان ہے؟ دیم میں ارب روپے دیتے ہیں ہمیں ڈیم بنا دیں۔ جناب چیئر مین! یہ ایوان ہے، سینیٹ ہے، تھوڑا انسان سوچتا ہے، اتنا بھی نہ پھینکیں کہ پکڑا نہ جائے، حد ہو گئی۔

جناب چیئر مین! میں نے بجٹ پر بات کرنی تھی لیکن before time جناب چیئر مین! میں نے بجٹ پر بات کرنی تھی لیکن broadsheet والی رپورٹ رکھ دی تھی۔ یہ ایک اور افسانہ ہے، بڑے مزے کی کہانی ہے۔ یہ میں پڑھ رہی تھی ایک اس میں aline ہے جس نے مجھے بہت زیادہ عورت کی میں پڑھ سے agree کر سے گھ

and the line is in the report, "moral fiber and loyalty appears to be in short supply in the Islamic Republic of Pakistan." I take offence whoever has written, they should come in and apologize to the people of Pakistan

نہ ہمارے اندر moral fiber کم ہے نہ ہمارے اندر loyalty کم ہے۔ ہاں! جس نے سے درپورٹ کسی ہے اس میں دونوں کا فقد ان ہے۔ یہ جو کہانی کسی ہے یہ بی بی تقریر کی طرح تھی، یہ رپورٹ کسی ہے بیہ بی بی تقریر کی طرح تھی، یہاں سے پیڑو، وہاں سے چھوٹ جاتی ہے، وہاں سے پیڑو یہاں سے چھوٹ جاتی ہے ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔

regional equity ہو اور development ہو۔ یہ فیڈریشن کا ہاؤس ہے۔ سیسٹ میں کیوں کررہی balanced development and regional equity ہوں۔ اس مر تبہ PSDP میں سندھ کو مکل طور پر ignore کیا گیا ہے۔ میں آپ کو دو مثالیں دیت National Highway ہوں، ایک توآپ Communication Division ٹھالیں، PSDP ٹھالیں، National Highway ہوں، ایک توآپ Authority اس میں اگرچہ پنجاب کو بائیس سیمیں دی ہیں۔ الاو چتان کو پندرہ سیمیں دی گئی ہیں۔ وہ بھی ہمارے صوبے ہیں ہم مانتے ہیں لیکن سندھ کو صرف دو سیمیں دی گئی ہیں، سندھ کے ساتھ ایباسلوک کیوں؟ کیونکہ سندھ میں پی ٹی آئی کی حکومت نہیں ہے، ہمارے گئی ہیں، سندھ سے ساتھ ایباسلوک کیوں؟ کیونکہ سندھ میں پی ٹی آئی کی حکومت نہیں ہے، ہمارے ذہن میں تو کبی آتا ہے۔ سندھ ستر فیصد ربونیو پاکتان کو دیتا ہے، اگر ہم استے ہی چور ہوتے تو کریں۔ رہنے دیں، یہ آپ لوگوں کا لال بی کے پیچھ لگانے کا جو طریقہ ہے، اگر ہم است ہی سندھ میں فنانس ڈویژن نے دو سیمیں دیں۔ Work anymore provinces got ten times as many schemes, 15 schemes, 20 schemes, 22 schemes.

ہمارے ساتھ الیا step-motherly behaviour کیوں؟ آپ یہ جواب دیں،

ہمارے ساتھ الیا تیں کرتے ہیں کہ سندھ ہمارا صوبہ نہیں ہے۔ آپ کے وزیراعظم بڑے آرام سے بولتے

You are proving it ہیں کہ سندھ میں زندہ لاشیں رہتی ہیں۔

by ignoring us in the PSDP, by slotting the Constitution of کہ Pakistan which clearly in Article 156 (2) tells

ومین کے سادے وریان کی ندر ہو گئی۔

آپ کے سادے کا در ہو گئی۔

 کیاضرورت؟ اول تو ٹھیک ہے کہ Radio is, you know, it is a dying form میں of communication but at the same time Radio Pakistan میں Auditorium کی کیاضرورت ہے؟ تین لاکھ یا تین کروڑ

but the point is that this is a hidden budget expenditure.

Pakistan Institute of Development Economics پی اسلام آباد میں بنارہے ہیں۔ کیوں؟ کیا Campus نیا campus ساڑھے چار ارب میں اسلام آباد میں بنارہے ہیں۔ کیوں؟ کیا Prime Minister's وزیراعظم اپنے گھر میں یونیورسٹی نہیں دے رہاتھا؟ ان کو بولیں کہ Office shift ہوجا کیں۔ساڑھے چار ارب رویے

why are we giving to the Pakistan Institute of Development Economic University, which is a pro-profit University for that campus?

آپ پی ٹی وی کو revamp کرنے کے لیے 80 کروڑ روپے دے رہے ہیں۔ کیوں؟ وزیراعظم صاحب کے دوستوں کے لیے کم پڑگیاتھا، و انہوں نے ان کو مراعات دے کر پی ٹی وی میں چیئر مین بنا کر؟ Why are you liking the PM's friends? پی ٹی وی میں 80 کروڑ میں کیا کررہے ہیں جو آپ revamp کررہے ہیں؟ پی ٹی وی ویسے آپ کے کم تا بع ہے؟ 80 مال Hese expenditures, we don't understand them, کروڑ روپے وزیراعظم کا 117 مال مال المال میں ہیں۔ انہی بڑی کہ کروڑ روپے وزیراعظم کا Camp Offices فلال ، فلال ، وہ کوئی ختم نہیں ہواہے۔ فرق صرف یہ بے کہ وزیراعظم صاحب جو بولتے تھے کہ میں سائیل پر جاؤں گااور PM House کو یو نیورسٹی بنادوں گا، وہ اب اینے گھرسے دفتر بھی ہیلی کا پڑ میں جاتے ہیں۔

National Transport Research Centre, 100 million,

ان کو دیا گیاہے۔ researching in transport? کیا وہ ہمیں پٹاور BRT جیسی ٹرانسپورٹ دیا چاہتے researching in transport? میں نہیں چاہیے۔ آپ نے power sector میں سات گنازیادہ HESCO ہیں؟ پھر ہمیں نہیں چاہیے۔ آپ نے K-Electric ہمارا خون چوس رہی ہے۔ کہ وہاں

seven times as much کے لوگوں نے اوگوں نے اوگوں نے Subsidies دے دیے، کس بنیاد پر ؟ اوگوں سے پوچھاہے؟ حکومت کہتی ہے کہ عوام نے اس بجٹ کو قبول کیا ہے۔ آپ نے کون سے عوام سے پوچھاہے؟ آپ ملے کس سے ہیں؟ اس وقت لوگ کھانے کو قبول کیا ہے۔ آپ نے کون سے عوام سے پوچھاہے؟ آپ ملے کس سے ہیں؟ اس وقت لوگ کھانے کو ترس گئے ہیں۔ جو دو وقت کھاتا تھا، اب وہ ایک وقت کھارہاہے، سفید پوش فاقہ کشی کھانے کو ترس گئے ہیں۔ جو دو وقت کھاتا تھا، اب وہ ایک وقت کھارہاہے، سفید پوش فاقہ کشی کے بعد ایک کہانی کوئی احساس ہے؟ آپ lift operators یو چھیں کہ وہ کس طرح گزارا کر رہے ہیں۔

There is no long-term, short-term in wheat,

کیا بات کررہے ہیں۔ ہارا wheat import ملک تھا، زرداری صاحب آئے، ایک سال میں

oh! now we ملک بنادیا۔ کافی گندم افغانستان بھیج دی، پھر کہتے ہیں کہ wheat export

have to import wheat. Are we stupid? We are not, this

nation is not stupid. We know exactly what they are

میں نچوڑ نا بند کریں۔ عوام کی بات کرتے ہیں۔

اسمبلی سے تکلیں، باہر جائیں ،جو دھرنے چل رہے ہیں، اپنی protocol کے بغیر جاکر کھڑے

ہوجائیں اور پھر دیکھیں کہ لوگ ان کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین! اس وقت عوام بیزار ہیں۔ اگر آپ زراعت کرتے ہیں تو DAP مہنگاہے،

یوریا مہنگاہے، پانی ہے نہیں، ٹریکٹر کی قیمت بڑھ گئی، پیٹر ول کی قیمت بڑھ گئی، آپ کوئی منافع نہیں

کماتے، یہ کوئی average نہیں ہے کہ زراعت ایک بندے کا ایک ایکڑ ہوتا ہے، یہ تو سب جھوٹ ہے۔ آپ کوئی منافع نہیں کماتے، اگر آپ دکان کھول کر بیٹھیں تو آپ کوئی منافع نہیں کماتے ما کہ because raw material products,

ہے۔ آپ کوئی منافع نہیں کماتے، اگر آپ دکان کھول کر بیٹھیں تو آپ کوئی منافع نہیں کماتے ما کہ فول کی بہت مہنگاہوگیا ہے۔ لوگوں کی because they don't have jobs ہماں گئیں because they don't have jobs ہماں گئیں کہ نو کریاں؟ ایک کروڑ یا دس کروڑ، کیونکہ درخت تو one billion سے مطلب وہ جو ساری با تیں کرگئے ہیں۔ کیا نو کریاں بھی دس کروڑ تھیں؟ ڈیم بھی دس ہو گئے، چلیں۔ مطلب وہ جو ساری با تیں ہمور ہی ہیں، یہ ان ایوانوں میں ہور ہی ہیں اور شاید TV shows میں ہور ہی ہیں۔ یہی لوگ اگر عرب کا گزارہ نہیں ہور ہی ہیں۔ میں تو چر ان کو پتا چلے گاکہ غریب کا گزارہ نہیں ہور ہا۔ اس وقت غریب

خون کے آنسورورہا ہے، لوگ خود کشی کررہے ہیں to feed their families. کون سے IP کون سے macro indicators, کون سے to feed their families. ایک سے، عمران خان صاحب morgan, what are they saying? کہتے تھے کہ میں خود کشی کر لوں گالیکن آئی ایم ایف کے پاس نہیں جاؤں گا۔ ہم نہیں ہولے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ میں توگیا، تم بھی گئے تھے۔ بھائی! ہم نے تو یہ نہیں کہا تھا کہ ہم خود کشی کریں گے۔ خود کشی کا تو آپ کے وزیر اعظم صاحب نے کہا تھا۔ ایک وفاقی وزیر نے کہا تھا کہ عمران خان آ جائے گاتو کل ہم آئی ایم ایف کے منہ پر دوسوارب ماریں گے۔ کچھ دن پہلے پتانہیں سعودی عرب یا کون سے ملک چندہ، چاول مانگنے گئے ہوئے تھے۔ اصل میں ہم زرعی ملک ہیں ناں، ہمیں چاول لینے کی ضرورت پڑی ہے۔

ہمارے پاس joblessness ہے، ٹھیک ہے آپ نے بڑھادی، mass level پر مادی۔ joblessness پر بڑھادی۔ ہمارے پاس mass level تھی، آپ نے mass level پر بڑھادی، جس وقت آپ 12 لاکھ میں بنی گالاکو regularize کررہے تھے، اس وقت ڈی سی اسلام آ باد پکی آباد پکی آباد پکی آباد پکی آباد پکی آباد پکی گارہا تھا۔ وہی شہ ،

10 kilometers away, Bani Gala was regularized for 12 lacs and who were these people having their homes razed? What homes that you created?

آپ نے کہا کہ ہم تین لاکھ روپے قرض دیں گے۔اس کے پاس کھانے کو نہیں ہے، وہ گھر remittances کہاں سے بنائے گا؟ Overseas Pakistanis, آپ کہ آپ کو exports کہاں سے بنائے گا؟ overseas Pakistanis, آپ کے ایس فیصل کے۔ آپ نے پوری exports کا ایسا میں کیونکہ یہاں تو آپ لوگوں کو نو کریاں نہیں دے سکتے۔ آپ نے پوری exports کا ایسا میں اور ایس فیصل میں۔ بات یہ ہے کہ lay any exposing on the love of overseas Pakistani that any exposing on the love of overseas Pakistani that بہتے ہیں۔ وہ وہاں بیٹھ کر نہیں بھگتے ،ان کو نہیں بھگتا پڑتا۔ جو نتائے کو بھگتے گا،اس کو ووٹ دینے کا حق ہونا چاہیے۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ ٹھیک ہے آپ کو پتا ہوگا کہ یہ سیاستدان اچھا ہے لیکن آپ یہاں کی گھٹے لوڈ شیڈ نگ برداشت نہیں کرتے، آپ غربت، مفلسی، غریوں کو نہیں دیکھتے۔ آپ یہاں پر گھٹے لوڈ شیڈ نگ برداشت نہیں کرتے، آپ غربت، مفلسی، غریوں کو نہیں دیکھتے۔ آپ یہاں پر گھٹے لوڈ شیڈ نگ برداشت نہیں کرتے، آپ غربت، مفلسی، غریوں کو نہیں دیکھتے۔ آپ یہاں پر گھٹے لوڈ شیڈ نگ برداشت نہیں کرتے، آپ غربت، مفلسی، غریوں کو نہیں دیکھتے۔ آپ یہاں پر کھٹے۔

مہنگائی کو برداشت نہیں کرتے۔ آپ یہاں پر speech, all sorts of freedom مہنگائی کو برداشت نہیں کرتے، آپ وہاں رہتے speech, all sorts of freedom پر قدغن برداشت نہیں کرتے، آپ وہاں رہتے ہیں۔

من اووٹ کا حق صرف اس کو ہونا چاہیے جواس ووٹ کے نتائ کو بھگتے گا، overseas Pakistanis vote نہ دیں من ماداق بنادیا ہے۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ overseas Pakistanis کی قدر نہیں کرتے، کرتے ہیں لیکن آپ کو یہ overseas Pakistanis کی قدر نہیں کرتے، کرتے ہیں لیکن آپ کو یہ voters بیں، وہ نہیں کررہے ہیں۔ کوئی تک ہے برداشت کرنے کا۔

کوروناآگیا۔ اب ہم سب کوروناکل دروناکل اللہ ہے۔ پیالیا، فلاں۔ کورونا سرف ایک flu اللہ علی اللہ کورونا سے نی گئے، اللہ نے بچالیا، فلاں فلاں۔ کورونا صرف ایک great job ہے، یہ صرف بوڑھوں کو یا بیاروں کو لگتا ہے۔ یہ کون بولتا تھا؟ عمران خان صاحب۔ کورونا سے زیادہ لوگ car accidents سے مرتے ہیں، ہم نے گاڑیاں تو ban نہیں کیں۔ آپ نے اسد عمر کو NCOC کا سربراہ بنادیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کورونا ایک ڈیڑھ مہینے میں ختم ہوجائےگا، جب گری آئے گی تو کورونا چلا حائےگا۔ عمران اساعیل نے کہا کہ fashion ایک fashion کے۔

جناب ڈپٹی چیئر مین: مہر بانی کرکے بجٹ پر آ جائیں، بجٹ پر تقریر کریں۔ سینیر قراۃ العین مری: ڈپٹی چیئر مین صاحب! آپ نے 21 منٹ دیے ہیں۔۔۔ جناب ڈپٹی چیئر مین: وقت آپ کو 21 منٹ ملے گالیکن براہ مہر بانی بجٹ پرآ جائیں۔

 سنائی ہے۔ لوگوں کا دماغ خراب کیا یہ بول کر کہ کورونا جان لیوا نہیں ہے۔ وزیراعظم صاحب کہتے ہیں کہ مساجد میں کورونا نہیں ہے، ہمارا مسجد کھولنے ideals بالکل ٹھیک تھا، مساجد میں کورونا نہیں ہے۔ مطلب اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ حرکتیں آپ نے CORONA pandemic میں کی بین، آپ کیا بات کر رہے ہیں، ہم CORONA سے لڑے ہیں، اس عمر عید سے پہلے کہتے ہیں جلدی سے عید کی شاپنگ کر لوورنہ الاصلام الگ جائے گا، الاصلام میں میں میں اللہ جائے گا، بین پیلے کہتے ہیں جلدی سے عید کی شاپنگ کر لوورنہ what is going on? Is this government or circus والی ہے؟ وہ کہ رہا ہے کہ ہم نے گاڑیاں تو مصل نہیں کیں، گاڑیوں سے these are لوگ زیادہ مرتے ہیں یہ غلط طریقے ہیں یہ غیر ذمہ دار باتیں ہیں ہیں کیں، گاڑیوں سے irresponsible statements from people who should have known better but unfortunately they did not,

Privately ticket خرید کے اس کی فیملی، جائے who really cares خرید کے اور چلا جائے، اس میں ہماراکیا جارہا ہے۔

Tell us why you are endeavouring people homeless, tell us why you have bankrupted this nation, tell us why people don't have food to eat, tell us why an agricultural country now needs to import, thanks to your problem, thanks to you sending wheat to Afghanistan, we didn't have to import wheat because of your blunders that you did.

چینی کا فقدان تو ہمارے پاس ان کی بدولت، گندم کا فقدان ہمارے پاس ان کی بدولت، پانی کا فقدان اور ان کی عقل کا فقدان بھی ان کی بدولت، ہم کرس تو کما کرس؟ It is literally beyond, I will leave it to my honourable colleagues who know more about taxation and things to respond because unlike my friends from the treasury bench, I don't lay claim to know everything about everything. کیوں کہ اس سے یہ ہوتا ہے کہ انسان ایک بات just to keep the record straight ten billion trees صحیح نہیں بولٹامگر سونامی نہیں تھے، one billion تھے، اس میں بھی سندھ کے mangroves جس پر آپ بار بار، زرتاج گل قon record tweeting credit لینا چاہ رہی ہیں، Federal Government has zero input in the mangroves planted in Sindh, that is Sindh government, we have done it, we have acknowledged, stop counting that fraudulently to fulfil your hundred Tsunami thing trees whatever u call it. So, thanks Deputy Chairman Sahib مين

نے ابھی بھی آپ سے وقت کم ہی لیا ہے، شکریہ۔

Deputy Chairman: The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the $15^{\rm th}$ June, 2021 at 04:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 15th June, 2021 at 4:00 p.m.]

Index

Senator Kauda Babar	7
سینیر ڈاکٹر شنر ادوسیم	25
سینیر زر قاسبر وردی تیمور	48, 56
سنیٹر سعد به عباسی	40
سینیر کهده بابر	6
سنیٹر محمد طام بزنجو	37, 38
سنیر مشاق احمه	4, 7
	5
سينير سيد يوسف رضا كيلاني	8, 21
سنیٹر قراۃالعین مری	56, 62